مدعی مہدویت ومسیحیت

شکیل بن حنیف اور اس کے متبعین کا شرعی حکم

مرتب

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

تفصیلات

نام کتاب: مذہب اسلام میں مدعی مہدویت ومسیحیت
شکیل بن حنیف اور اس کے متبعین کا شرعی حکم

مصنف: جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری

اشاعت اوّل: جنوری ۲۰۱۶ء

قیمت: /=

تعداد: ۱۱۰۰

کمپوزنگ: مرکز التراث الاسلامی دیوبند

ناشر: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

ملنے کے پتے:

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

مکتبہ دار العلوم دیوبند

www.darululoom-deoband.com

فہرست مضامین

عـن أبـى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صـلـى الله عليه وسلم: ”كيف أَنْتُم اِذَا نزَلَ ابنُ مـرْيـمَ مِـنَ السَّـمَـاءِ فِيْـكُم وَاِما مُكُم مِنْكم“ رواه البخارى فى الصحيح عن يحيى بن بُكير واخرجهٗ مسـلـمٌ مـن وجه آخر عن يونس، واِنّما أراد نزولَهٗ مِن السّماءِ بعدَ الرّفع اِليه .

(الاسماء والصفات للبيهقى)

”عـن عبـداللّٰہؓ عـن النبى صلى الله عليه وسلم قـال: لَـو لَـمْ يَبْـقَ مِـن الـدُّ نْيا اِلّا يومٌ ، قال زائدة : لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِك الْيومَ حتّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنّى أو مِن أهلِ بيتى يُواطِئُ اِسمهٗ اِسْمِى واِسْمُ أبِيْهِ اِسْمَ أبِى“

(سنن أبى داؤد)

تقریظ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

احادیث مبارکہ میں دی گئی خبروں کے مطابق تسلسل کے ساتھ جھوٹے مدعیان مہدویت ومسیحیت کا فتنہ جاری ہے اسی ناپاک سلسلے کی ایک کڑی ہندوستان میں شکیل بن حنیف دربھنگوی کا فتنہ بھی ہے جو ماضی کے فرقۂ باطنیہ اورقادیانیت سے مشابہت رکھتا ہے لیکن اس نے اپنے دعاوی پر ''اسلام'' کا لیبل لگا کر رکھا ہے۔

ایک عرصہ سے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کو ملک کے مختلف علاقوں سے اس فتنہ کی ریشہ دوانیوں کی اطلاعات مل رہی ہیں اور مجلس کے ذمہ داران اس پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہیں ،جگہ جگہ تربیتی کیمپ ، عمومی اجلاس اور خصوصی ملاقاتوں کے ذریعہ اس بات کی کوشش کی جاری ہے کہ اپنی کم علمی کے سبب جو افراد اس فتنہ کا شکار ہوکر اس کے دست وبازو بن رہے ہیں وہ اپنے گمراہ کن نظریات سے تائب ہوجائیں یا کم از کم مذہب اسلام کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو بدنام نہ کریں اور نہ اسلام کو اپنی تخریب کاری کا تختۂ مشق بنائیں، دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ زیادہ تر اس فتنہ کا شکار وہ لوگ ہورہے ہیں جو عصری درسگاہوں سے وابستہ ہیں اور دنیاوی تعلیم میں تو ید طولیٰ رکھتے ہیں لیکن دین کے بنیادی عقائد ونظریات سے یکسر ناواقف ہیں۔ بعض ایسے لوگوں کے شکار ہونے کی بھی اطلاعات مل رہی ہیں جن میں کسی طرح کچھ دینی شعور بیدار ہوجاتا ہے لیکن وہ دین کے بنیادی وضروری عقائد ومسائل اور دلائل قطعیہ کو نہیں جانتے۔

محترم جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے اس جدید فتنہ کے خلاف بڑی جدوجہد سے جو علمی مواد جمع کیا وہ اوراس کی روشنی میں ایک استفتاء مرتب کرکے دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں ارسال کیا جس کا مفصل و مدلل جواب حضرات مفتیان کرام ودرجہ علیاء کے اساتذہ کرام کے دستخطوں کے ساتھ جاری ہوا ہے۔اوراس سے پہلے جناب ماسٹر محمد احمد صاحب گورکھپور نے بھی شکیل بن حنیف کے متعلق دارالعلوم دیوبند سے استفتاء کیا تھا، علاوہ ازیں مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپوراور جامعہ قاسمیہ مدرسے شاہی مرادآباد کے مفتان کرام نے بھی بالترتیب جناب مولانا شاہ عالم صاحب اور جناب مولانا محمد شاہد انور بانکوی نے بھی استفتاء کئے تھے،ان کے جوابات بھی ''مذہب اسلام میں مدعی مہدویت ومسیحیت شکیل بن حنیف اوراس کے متبعین کا شرعی حکم'' کے نام سے کتابچہ کی شکل میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی جانب سے شائع کیے جارہے ہیں تاکہ عام مسلمان شکیل بن حنیف اوراس کے متبعین کے بارے میں شرعی حکم اور فیصلہ سے واقف ہوسکیں اوراس موضوع پر منعقد ہونے والے تربیتی کیمپوں اوراجلاسہائے عام میں اس کتابچہ کی تقسیم واشاعت میں سہولت ہواور دوسرے اہل علم بھی بسہولت اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت جناب مولانا شاہ عالم صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اورامت مسلمہ کے لیے اس رسالہ کو نافع بنائے۔ **اللھم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه . آمین ۔**

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

۳ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد شکیل بن حنیف دربھنگہ (بہار) کے ایک گاؤں عثمانپور رتنپورہ کا رہنے والا ہے۔ اپنی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں اس نے وضاحت کی ہے کہ وہ ۱۹۶۸ء میں پیدا ہوا۔ معتبر ثبوت وشواہد سے اس کی ابتدائی تعلیم وتربیت کی صحیح تفصیلات تاہنوز دستیاب نہیں ہیں وہ خود بھی اپنی ابتدائی زندگی کے بارے میں بہت کم لکھتا ہے۔ ۲۸ مئی ۲۰۰۳ء میں اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک موصولہ تحریر سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ دینی تعلیم سے یکسر بیگانہ ہے۔ عربی اور فارسی تو دور کی بات اس کی اُردو کی تحریر اور املاء بھی انتہائی ناقص اور بدخط ہے۔ یہی حال ہندی زبان میں بھی اس کے لکھنے پڑھنے کا ہے جیسا کہ اسکی ایک ہندی زبان میں لکھی ہوئی دستیاب تحریر شاہد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرائمری تعلیم کے زمانے میں بھی پڑھنے لکھنے سے اس کی دلچسپی کم رہی ہے۔ ہندی اور انگلش میں اس کے جو دستخط دستیاب ہیں اس میں اپنے نام کے ساتھ پورا ''محمد'' بھی نہیں لکھتا بلکہ عام لوگوں کی طرح ناقص ''ایم ڈی شکیل'' یا صرف ''ایم، شکیل'' لکھتا ہے۔ اس کے بعض دوستوں کے ذریعہ دستیاب اس کی ایک تصویر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمی دور میں یا ترک تعلیم کے بعد وہ کسی خطرناک مرض کا شکار رہ چکا ہے۔

کافی تحقیق وتفتیش کے بعد اس کی زندگی کے اب تک تین پہلو سامنے آچکے ہیں۔ ایک پہلو تو وہ ہے جس میں وہ اسکول اور کالج کی دنیاوی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ چونکہ وہ مسلم گھرانے میں پیدا ہوا تھا اس لیے مسلمان ہی شمار کیا جاتا رہا۔ البتہ پرائمری سے

لے کر اسکول اور کالج تک کی زندگی کا اخلاقی پہلو اب تک مخفی ہے؛ کوئی نہیں جانتا کہ تعلیم کے دوران اس کے اخلاق و کردار کیا تھے؟ اور شکیل بن حنیف خود بھی اپنی تعلیمی زندگی کے بارے میں زیادہ کچھ ثبوت وشواہد پیش نہیں کرتا جس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی یہ زندگی بھی اخلاقی اعتبار سے نہایت مخدوش ومشکوک ہے۔

تعلیم چھوڑنے کے بعد اس کی ایک طویل زندگی وہ بھی ہے جس میں عام لوگوں کی طرح کھانے کمانے کے لیے مختلف طرح کے دھندوں میں مصروف رہا، کبھی دہلی میں اور کبھی کہیں اور بزنس وغیرہ میں بھی لگا رہا۔ اس کی یہ زندگی اس قدر تنگ وتاریک ہے کہ شکیل اپنی اس زندگی کا بھی حساب پیش نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے پیروکار اس بارے میں کچھ بتاتے ہیں۔ شکیل اپنی اِس زندگی کو ''خفیہ راز'' سے تعبیر کرتا ہے تو شکیل کے پیروکار اس ''راز'' کی بھی عقدہ کشائی نہیں کرتے۔ خدا معلوم اس کی زندگی کا یہ خفیہ راز کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اور کس طرح ہے اور اس کے اسباب ووجوہات کیا ہیں؟۔

اس کی تیسری زندگی وہ ہے جس میں اس نے آہستہ آہستہ مہدویت سے لے کر مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اب اسکے پیروکار اس کو ''حضرت جی'' کا لقب دیتے ہیں۔ اس دعوے کے آغاز میں جب وہ لکشمی نگر دہلی میں مقیم تھا تو وہاں کے مقامی لوگوں سے اس کی ملاقاتیں ہوتی رہیں لیکن جب سے اس نے دہلی چھوڑا اُسی وقت سے وہ اب تک روپوش ہے۔ اس کے متبعین کبھی اُس کا قیام اورنگ آباد مہاراشٹر میں بتاتے ہیں اور کبھی کسی دوسری جگہ کی بھی نشاندہی کرتے ہیں؛ لیکن روپوشی کے اس دور میں اُس سے صرف انہی لوگوں کی ملاقاتیں ہورہی ہیں جو اسکے مقرر کردہ ایجنٹوں کے ذریعہ پہلے اپنے دین وایمان کو اس کے ہاتھ فروخت کردیں؛ اگر کوئی اس کے ایجنٹوں کے بغیر اس سے ملنا چاہے تو مشکل ہی بلکہ ناممکن نظر آتا ہے۔

راقم سطور نے اورنگ آباد کا بھی سفر کیا کہ شاید اس سے ملاقات کر کے براہ راست اس کے دعوے کی تنقیح وتفتیش کا موقع ملے لیکن وہاں بھی اس سے ملاقات ممکن نظر نہ آئی پھر دہلی میں اس کے ایجنٹوں سے بھی ملاقاتیں کیں اور بہت سے مسلمانوں کی موجودگی میں اس کے دعاوی کی تحقیق وتفتیش کی ، اُس کے ایجنٹ اُس کے دعوے کی تصدیق تو کرتے ہیں لیکن براہ راست نہ اُس سے بات کراتے ہیں اور نہ ملاقات کرانے پر آمادہ ہیں'' لعلّ اللہ یُحْدِثُ بعدَ ذالكَ أمراً ''۔

عجیب بات ہے کہ جو لوگ اس کے ہاتھ اپنا ایمان فروخت کر رہے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص کی زندگی کا کوئی گوشہ واضح نہیں وہ دوسروں کیلئے مہدی کیا بنے گا ؟ کچھ نوجوان چند علامات قیامت پڑھ کر اتنے بالغ نظر اور پختہ ایمان والے بن جاتے ہیں کہ وہ شکیل بن حنیف کو حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کا مصداق مان بیٹھتے ہیں، جب وہ شکیل سے ملتے ہیں تو اُن کو کوئی بتانے والا بتاتا ہے کہ یہ حضرت جی امام مہدی ہیں اور عیسیٰ ابن مریم ہیں۔سوال یہ ہے کہ اگر دینی علوم سے ناواقفیت کے سبب ان کا ایمان اتنا ہی کمزور ہے تو کم از کم اپنی عقل سے ہی کچھ کام لیں اور جب شکیل سے ملیں تو خود شکیل سے یا اس کے ایجنٹوں سے یہ تو معلوم کریں کہ اس کی ماضی کی زندگی داغدار ہے یا بے داغ ؟ اس کا بچپن، اس کی تعلیمی زندگی کے پُر اسرار احوال، جوانی اور کھانے کمانے کے دھندوں میں اس کا کردار کیا ہے؟، اسکے دوستوں اور ہم عمروں کے ساتھ اسکی آپ بیتی خود بتائے گی کہ وہ مہدی اور عیسیٰ ہونا تو بہت بڑی بات ؛ شاید ایک سچا اور شریف انسان بھی کہلانے کا مستحق نہ ٹھہرے۔کالج کے جن ہاسٹلوں میں اس کی جوانی کا آغاز ہوا، کیا شکیل اپنی بے داغ زندگی کا کوئی ثبوت وہاں سے پیش کر سکتا ہے؟ جس گاؤں میں اسکی زندگی کے بیشتر اوقات گذرے ہیں کیا وہاں سے اپنی صداقت

وامانت کی تصدیق پیش کرسکتا ہے؟ اپنے ساتھ کاروبار میں لگے دوستوں کی فہرست بتا سکتا ہے؟۔امید ہے کہ ان ایمان فروشوں کو ہر بات کا جواب نفی میں ملے گا۔اگر کوئی شخص قرآن وحدیث کو اسکی خودساختہ مہدویت کے لئے تختہ مشق بنائے تو اسکے پیروکار خوب باتیں کریں گے اور من گھڑت تاویلات پیش کرنے میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں گے اور جہاں کہیں اسکی شخصی زندگی زیر بحث آئے تو وضاحت تو دور کی بات، گفتگو کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ظاہری بات ہے کہ جس بڑے منصب کو اسکے لیے تجویز کیا جارہا ہے اسکا حق یہ ہے کہ اسکے دعوے سے قبل اسکی زندگی کو موضوع بحث بنایا جائے اُسکے شب وروز کے آئینہ میں اسکی شخصیت جانچی، پرکھی جائے، دعاوی کا معاملہ تو بہت بعد کا ہوتا ہے۔پھر کیا وجہ ہے کہ شکیل اور اسکے پیروکار اسکی ماضی کا حساب دینے سے تو گھبراتے ہیں؛ بس اُن کی ساری دلچسپی قرآن وحدیث کو مشق سخن بنانے میں نظر آتی ہے؟۔

بہرکیف؛ اس کے وہ پیروکار جو اسکے مکروفریب کا شکار رہ چکے تھے اور براہ راست انھوں نے اس سے ملاقاتیں بھی کیں اور پھر حقائق سے واقف ہوکر انھوں نے توبہ کرکے دوبارہ اسلام قبول کرلیا، اُن کے ذریعہ شکیل کے خیالات ونظریات کے سلسلے میں جو معلومات جمع ہوئیں، راقم سطور نے اُن کی روشنی میں علمائے اسلام سے استفتاء کیا تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہوجائے کہ شکیل اور اسکے متبعین کا اس جمہوری ملک میں شرعی حکم کیا ہے؟ اور مسلمان انہی فتاواجات کے مطابق ملکی قوانین کا احترام کرتے ہوئے شکیل کے متبعین کے ساتھ پیش آئیں۔بعض دیگر احباب نے بھی پہلے سے اپنے طور پر استفتاء کررکھا تھا اُن کو بھی شامل کرلیا گیا ہے تاکہ ہرطرح کے احکامات یکجا جمع ہوجائیں اور مسلمان اُن سے استفادہ کریں۔

شاہ عالم گورکھپوری
۲ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۳ جنوری ۲۰۱۶ء

استفتاء (۱)

حضرات علماء کرام ومفتیان عظام! زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شکیل بن حنیف مدعی مہدویت ومسیحیت کے مندرجہ ذیل خیالات ونظریات کی روشنی میں شکیل اوراس کے متبعین کے متعلق شرعی احکام مطلوب ہیں ۔بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شکیل کے عقائدونظریات قبول کرنے سے کوئی شخص اسلام سے خارج نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی مسلمان ہے اور مسلمان کہلانے کا حق دار ہے۔

راقم سطور نے شکیل بن حنیف کی تحریروں میں سے صرف اُن دعاوی کو پیش کیا ہے جن کو بچشم خود مطالعہ کیا ہے۔امید کہ حضرات مفتیان کرام شکیل اوراس کے متبعین سے نکاح، وراثت اور مسلم قبرستان میں تدفین وغیرہ کا شرعی حکم واضح کر کے عنداللہ مأجور ہوں گے۔اسکے نظریات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت محمد بن عبداللہ المہدی سے متعلق تمام مروی روایتوں کوغیب کا علم بتا کر اپنی من مانی تاویل کرتا ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ:

’’چونکہ پیش گوئیاں غیب کا علم ہے اس لیے وقت سے پہلے کوئی بھی اس کے بارے میں قطعی فیصلہ نہیں کرسکتا۔صرف اپنا گمان ہی ظاہر کرسکتا ہے۔پس جس وقت کوئی پیشین گوئی صادر ہواسی وقت کے تمام حالات ضروری نہیں ہے کہ پہلے سے کئے گئے تمام گمانات کے موافق ہی ہوں۔(سمبھلی کی عقل کا علمی محاسبہ ۴۲)

(۲)اس کا دعوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مہدی سے متعلق جو پیش گوئیاں کی ہیں وہ سب گنجلک ہیں غیرواضح ہیں ان کی وضاحت خدا سے علم پا کر اب شکیل بن حنیف کرے گا اور جو کچھ وہ بتائے گا وہی بات صحیح مانی جائے (متفرق مقامات کا خلاصہ)

(۳) اس کا کہنا ہے کہ مہدی، تمام لوگوں کی ہدایت کے لیےنہیں آئیں گے، لہٰذا شکیل کو اگر سب لوگ مہدی نہ مانیں تب بھی اس کے دعویٰ مہدویت پر فرق نہیں پڑتا، چنانچہ لکھتا ہے:

''اب رہی یہ بات کہ کیا مہدی دنیا کے تمام لوگوں کو ہدایت دیں گے اور دنیا کے تمام لوگوں میں انصاف قائم کریں گے؟......اللہ پاک نے دنیا میں کوئی ایسا آسمانی رہبر نہیں بھیجا جس کے ہاتھ میں ہدایت رکھی ہو کہ وہ جس کو چاہے ہدایت یافتہ بنادے......تو مہدی کے ذمہ کیوں رکھی جائے گی کہ وہ ساری دنیا کے لوگوں کو زبردستی ہدایت دیدے۔ (فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب مؤلفہ شکیل بن حنیف ص ۹)

(۴) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کا منکر ہے، ان کی دوسری بار پیدائش کا قائل ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''صحاح ستہ کی کسی بھی روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے کا کوئی بھی ذکر نہیں ہے تو کیا صحاح ستہ کے تمام محدثین نے آسمان (من السماء) کے لفظ کو غائب کر دیا؟ نہیں! نہیں! صحیح بات یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ کی پیدائش کا صاف صاف ذکر کیا ہے اور آسمان سے آنے کا صحاح ستہ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ (فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب مؤلفہ شکیل بن حنیف ص ۱۸)

(۵) اس کا کہنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اور محمد بن عبد اللہ المہدی دونوں ایک ہی شخصیت کا نام ہے، اور خود کو ان کا مصداق بتاتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''صحاح ستہ میں مہدی اور عیسیٰ کے نام کی کئی رواتیں ہیں مگر کسی ایک بھی حدیث میں عیسیٰ اور مہدی دونوں ناموں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ مزید یہ کہ ابن ماجہ میں عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کو صاف صاف ایک ہی شخصیت بتایا گیا ہے۔

(فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب مؤلفہ شکیل بن حنیف ص ۱۹)

سوال یہ ہے کہ کیا صحاح ستہ میں مہدی اور عیسیٰ کے نام کی کئی روایتیں ہیں مگر کسی ایک بھی حدیث میں عیسیٰ اور مہدی دونوں ناموں کا کہیں ذکر نہیں ہے؟۔ بحوالہ کتاب وضاحت فرمائی جائے۔

شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۴ جنوری ۲۰۱۳ء

جواب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

الجواب وبا للہ العصمۃ والتوفیق .حامدا ومصلیا.

(۱) تمہیداً عرض ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ایسا سخت کالا فتنہ آنے والا ہے کہ اس کے اثرات سے امت کا کوئی بھی آدمی نہ بچے گا جب یہ سمجھا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو پھر اس کی کوئی شاخ نکل آئے گی الخ (مشکوٰۃ براویۃ ابی داؤد ۴۶۳) دوسری حدیث شریف میں ہے کہ عنقریب ایسے خطرناک فتنے آنے والے ہیں کہ جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائیگا مگر وہ شخص کہ جس کو اللہ پاک علم کی بدولت زندہ رکھے (دارمی) علم کی بدولت زندہ رکھنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ کفر وایمان کی حدود سے واقف ہو۔

اس مختصر تمہید کے بعد عرض ہے کہ آنے والے فتنوں میں بے شمار مہدویت کے دعویداروں کا فتنہ یہی ہے آج کل تو جھوٹے مہدیوں کے فتنوں کا سیلاب آیا ہوا ہے اسی میں سے شکیل بن حنیف کا فتنہ بھی ہے شکیل کی آنکھوں پر گنجلک معنی کا ایسا چشمہ جڑا ہوا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی پیشین گوئی والی احادیث میں اس شخص کو گنجلک ہی گنجلک دکھلائی دیتی ہے۔ حتیٰ کہ بے غبار متواتر احادیث مبارکہ بھی اس کو غیر واضح نظر

آتی ہیں ۔مگر تعجب ہے کہ جب یہ جھوٹا مہدی اپنی مہدویت اور مسیحیت کو ثابت وکشید کرتا ہے تو وہی احادیث اپنے حق میں واضح اور قطعی قرار دے کر جھوٹی مہدویت و مسیحیت پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔اُس وقت نہ شکیل موصوف کواور نہ ہی اسکے حامیوں کوان احادیث میں کوئی گنجلک نظر آتی ہے نہ ہی کسی سے وہ یہ کہتا ہے کہ ان گنجلک معنی کی وجہ سے ہم کسی طرح مہدی یا مسیح نہیں ہوسکتے بلکہ یہ صرف ہمارا گمان ہی گمان ہےاور قطعی علم ہم کو ہرگز حاصل نہیں ، گویا کہ شکیل اوراس کے حامی جو غلط معنی اپنی حماقت سے گھڑیں وہ تو حق اور صحیح ہیں اور جو کچھ مہدی کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں وہ یقین کے لائق نہیں اس لیے کہ اس میں گنجلک ہی گنجلک ہے۔اس سلسلہ میں عرض ہے کہ شکیل اور دیگر سب لوگوں کوسوچنا چاہئے کہ جو بات شکیل کہتا ہے کیا کوئی عقلمند کسی درجہ میں اس کو باور کرسکتا ہے؟

چندواضح نشانیاں

حضرت مہدی کے متعلق احادیث شریفہ میں بہت تفصیلات ہیں کہ جن میں واضح اور صاف علامات ونشانیاں مذکور ہیں ان میں سے چنداحادیث مبارکہ کا ترجمہ بحوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱)......حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کا مالک (حکمراں) ہوگا میرے اہل بیت میں سے ایسا شخص جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (ترمذی شریف ج ۲ص ۴۶ ابوداؤدشریف ج ۲ص ۲۳۲)

(۲)......حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہی دوسری روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تب

بھی اللہ پاک اس کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ کھڑا کر دے گا ایسے شخص کو کہ جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق (محمد ابن عبداللہ) ہوگا (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲)

(۳)......مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ ابوداؤد شریف ایک حدیث ہے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ ایک خلیفہ (بادشاہ) کی موت پر (ان کی جانشین کے سلسلہ میں) لوگوں کے مابین اختلاف ہو جائیگا پس اہل مدینہ میں سے ایک شخص وہاں نکل کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ آئیں گے (یہ شخص محمد بن عبداللہ المہدی ہوں گے)......لوگ ان کو مجبور کر کے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے......پھر ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر ملک شام سے بھیجا جائیگا اور اس لشکر کو مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) پر زمین میں دھنسا دیا جائیگا...... جب اس لشکر کے دھنس کر ہلاک ہو جانے کو لوگ دیکھ اور سن لیں گے تو ملک شام کے ابدال اور عراق کے نیک لوگوں کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے......اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا (یعنی پوری روئے زمین میں پھیل جائیگا) محمد بن عبد اللہ المہدی سات سال زمین میں (بحیثیت خلیفہ) رہیں گے پھر آپ کی وفات ہوگی اور مسلمان نماز جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲ مشکوٰۃ شریف ۴۷۱)

(۴)......(محمد بن عبداللہ المہدی قسطنطنیہ میں محاذ جنگ پر ہوں گے وہاں سے) خروج دجال کی خبر سن کر اس کے مقابلہ کے لئے ملک شام واپس آجائیں گے اسی درمیان میں کہ لڑائی کی تیاری فرما رہے ہوں گے نماز کا وقت ہو جائیگا نماز کے لئے صفیں درست کی جارہی ہوں گی کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے)

نازل ہوں گے اور اس نماز کی امامت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے حکم سے محمد بن عبداللہ کرائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف ۴۶۶ تا ۴۸۰)

یہ چند احادیث کا ترجمہ ہم نے کر دیا ہے جو حضرت محمد بن عبداللہ المہدی سے متعلق ہیں کہ جن میں علامات ونشانیاں بہت صاف اور واضح انداز پر مذکور ہیں کہ جن میں کچھ بھی گنجلک نہیں۔ جو لوگ شکیل کے حامی ہیں ان کو غور کر کے اپنے گریبانوں میں جھانک کر اپنے اپنے دل سے جواب لینا چاہئے کہ کیا شکیل کا نام محمد ہے اور اس کا باپ حنیف نہیں بلکہ عبداللہ نامی کوئی شخص ہے؟ (ب) کیا شکیل سے بیعت خلافت حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوئی ہے؟ (ج) کیا شکیل موصوف سے ملک شام کے ابدال اور عراق کی جماعتوں نے آکر مکۃ المکرّمہ میں بیعت کی ہے؟ (د) کیا شکیل کے زمانہ میں مذہب اسلام پوری زمین میں پھل گیا ہے (ہ) کیا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول شکیل کے زمانہ میں ہوا ہے؟ (و) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شکیل کی اقتداء میں نماز اداء فرمائی ہے؟ (ز) کیا شکیل قسطنطنیہ کے محاذ جنگ سے دجال اکبر کی خبر سن کر ملک شام تشریف لائے ہیں؟ اگر ان سب امور کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو جس طرح اب تک بہت سارے جھوٹے مہدی اپنی اپنی راگ الاپ کر دنیا سے نامراد چلے گئے اور امت کے سواد اعظم نے ان کو کسی درجہ میں لائق اعتناء نہیں سمجھا اور جھوٹا قرار دے کر ان کے فتنہ سے خود بھی بچے اور پوری امت کو بچانے کی تدبیریں اختیار کیں اسی پر شکیل موصوف کو بھی قیاس کرنا چاہئے۔

(ا) تا (۵) تقریباً سب ہی نمبرات کا جواب آ گیا اور الگ الگ جواب کی حاجت نہ رہی چونکہ شکیل بن حنیف اور اس کے حامی متواتر احادیث اور ان کے صحیح معنی

سے منکر ہیں پس وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں جو لوگ اس کے خلاف کہتے ہیں ان کا قول درست نہیں اہل اسلام کو شکیل بن حنیف اور ان کے متبعین سے رشتۂ مناکحت رکھنا جائز نہیں نہ اپنے قبرستان میں تدفین کی اجازت دینا جائز ہے۔فتاویٰ شامی میں ہے۔

لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلة ج۲ص۳۰۰ تحت مطلب البدعة خمسة اقسام (مطبوعہ زکریا دیوبند)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود حسن غفرلہ بلند شہری دارالعلوم دیوبند

۱۴۳۵/۵/۸ھ الموافق ۲۰۱۴/۳/۱۰ء یوم الاثنین

الجواب صحیح۔ وقار علی غفرلہ،

الجواب صحیح محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ

الجواب صحیح ۔حبیب الرحمٰن عف اللہ عنہ

الجواب صحیح ۔فخر الاسلام

استفتاء (۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام ومفتیان کرام اور شارحین دین اسلام، مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شکیل بن حنیف دربھنگوی نے لکشمی نگر دہلی کی ایک مینارہ مسجد میں مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کر کے لوگوں میں انتشار پھیلا رکھا ہے۔اور اس وقت اورنگ آباد میں ایک بستی ''مہدی نگر'' آباد کر کے وہیں مقیم ہے۔

اس نے اپنے دعوئ مہدویت ومسیحیت کو فروغ دینے کے لئے مختلف یونیورسٹی

میں زیر تعلیم ملک کے مختلف صوبوں کے مسلم طلبہ جو دین سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں صحاح ستہ کے نام پر شکیل بن حنیف کی سائنسی دلائل پر مشتمل مواد کو پیش کر کے شکیل کا دعویٔ مہدویت و مسیحیت ثابت کیا جا رہا ہے اور جب کوئی اسکے چنگل میں آ جاتا ہے تو اسے سب سے پہلے شکیل کا ایک جانشین اپنے انڈر میں لیتا ہے پھر کچھ شرائط بتلا کر شکیل بن حنیف کے ہاتھ چڑھا دیتا ہے۔اس طرح سے آئے دن یہ حالات پیش آ رہے ہیں۔

اب مفتیان شرع سے سوال یہ ہے کہ:

(۱) کیا یہ شکیل نامی شخص مہدی ہوسکتا ہے؟۔

(۲) جس مہدی کے آمد کی اطلاع دی گئی ہے، کیا ان کے جانشین بھی ہوں گے؟

(۳) کیا مہدی کے ہاتھ پر بیعت کے لئے لوگ پہلے ان کے جانشین کے ہاتھ پر بیعت ہوکر، پھر اصل مہدی تک پہونچیں گے؟ جو صحیح شکل ہو اس کی مدلل وضاحت فرما کر ہماری راہنمائی فرمائیں، ہم آپ کے بیحد ممنون ہوں گے۔والسلام

المستفتی: محمد شاہد انور بانکوی

مرکز التراث الاسلامی دیوبند

۲ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۳ فروری ۲۰۱۴ء

جواب دارالافتاء مدرسہ شاہی مراد آباد

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق .

(۱)......احادیث شریف میں قیامت کے قریب مہدی نام کے جس شخصیت کے ظہور کی بات کہی گئی ہے اس کا مصداق سوال میں مذکور شخص (شکیل ابن حنیف) ہرگز نہیں ہوسکتا اس لئے کہ مہدی موعود کا ظہور مکہ معظّمہ میں ہونے والا ہے اور یہ مذکور شخص

ہندوستان کا باشندہ ہے نیز مہدی......کا نام پیغمبر علیہ السلام کے نام کے موافق ہوگا اور وہ خانوادۂ نبوت کے ایک فرد ہونگے اور اپنے زمانہ کے خلیفہ برحق ہونگے اور ان کی قیادت میں دشمنان اسلام سے شرعی جہاد کیا جائے گا نیز انہی کے زمانہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا اور اس طرح کی کوئی بات بھی شکیل نامی شخص پر منطبق نہیں ہے لہذا یہ شخص قطعاً جھوٹا اور فریبی ہے اس کے فریب سے لوگوں کو بچانا لازم ہے۔ **عن عبد الله قال رسول الله ﷺ. لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل فن أهل بيتي يواطى اسمه اسمى** (ترمذی شریف۲/۴۷)

(۲)......صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت مہدی اس وقت تک خلافت کی ذمہ داریاں انجام دیں گے جب تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نہیں ہوجاتا اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے نزول کے بعد حکومت حضرت عیسیٰؑ کے حوالے ہوگی اور حضرت مہدی ان کے وزیر بن کر کام کریں گے لہذا حضرت مہدی کے جانشین ہونے کا کوئی سوال نہیں ہے۔

عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبايع لرجل بين مكة والمقام عدة أهل بدر فياتيه عصائب أهل العراق و أبدال أهل الشام الخ (مجمع الزوائد۷/۳۱۴) **وقد تواتر الأخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن المصطفى ﷺ فى المهد ى وأنه من أهل بيته وأنه يملك سبع سنين ويملأ الارض عدلاً وأن عيسى عليه الصلاة والسلام. يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هذه الأمة وعيسى خلفه** (تہذیب التہذیب۹/۱۲۶)

(۳)......روایت سے ثابت ہے کہ حضرت مہدی مدینہ منورہ میں ہونگے اور یہ ایسا وقت ہوگا جبکہ لوگ کسی خلیفۂ برحق کو تلاش کر رہے ہونگے بار خلافت سے بچنے کیلئے

حضرت مہدی مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ چلے جائیں گے جہاں دوران طواف انہیں پہچان لیا جائے گا اوران کے نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے دست حق پرست پر خلافت کی بیعت کر لی جائے گی لہذا ایہ دعویٰ کہ پہلے حضرت مہد کے جانشین سے بیعت ہوگی پھر حضرت مہدی سے بیعت ہوگی قطعاً غلط ہے۔

عن ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هارباً الى مكة فيهاتيه ناس من أهل مكةفيخرجونه وهو كاره فيبا يعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم با لبيداء بين مكة والمدينة فاذارأى الناس ذلك أتاه ابدال الشام و عصايب أهل العراق......الخ (ابوداؤد۲/۵۸۹،مجمع الزوائد۷/۳۱۴)

فقط والله سبحانه أعلم

أملاه احقر محمد سلمان منصور پوری
دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد
۱۷/۴/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح ۔ شبیر احمد عفا اللہ عنہ
۲۲/ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۱۴ء

استفتاء(۳)

حضرات مفتیان کرام وعلماء دین سے مندرجہ ذیل مسئلہ میں شرعی حکم مطلوب ہے امید ہے کہ دلائل کے ساتھ وضاحت فرمائیں گے۔

(۱)...... جو مسلمان شکیل بن حنیف دربھنگوی کو احادیث صحیحہ میں وارد محمد بن عبد اللہ المہدی کا مصداق مانتے ہوئے اسے مہدی اور مسیح مانتے ہیں ایسے لوگوں کو

مسلمانوں میں سے شمار کیا جائے یا نہیں۔ اگر مسلمانوں میں سے وہ نہیں ہیں تو ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا میل جول رکھنا، ان کے شادی وغمی میں شرکت یا خود ان کو اپنے گھر دعوت وغیرہ میں بلانا از روئے شرع کیسا ہے؟۔

(۲)...... جولوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ شکیل بن حنیف کے ہاتھ پر بیعت ہو چکے ہیں اُن کے اس عمل کو بیعت سے تعبیر درست ہے یا نہیں؟ نیز ایسے لوگوں کو مسلمانوں کی مساجد میں دخول اور عبادت گذاری کی اجازت ہے یا نہیں؟۔ متولیان مساجد اور عام مسلمان اس معاملہ میں کیا کریں؟۔

(۳)...... شکیل بن حنیف کے ماننے والے بھی اپنی عبادات کو نماز، روزہ، تلاوت وغیرہ کہتے ہیں کیا اُن کا اس طرح کہنا صحیح ہے؟ اگر نہیں تو مسلمان ان کی عبادات کو کیا نام دیں اور کیا کہیں؟۔ دلائل کی روشنی میں واضح فرمایا جائے تاکہ مسلمانوں کو شرعی رہنمائی مل سکے۔

المستفتی ۔ محمد احمد گورکھپوری، ایم اے
بیلوار، گورکھپور۔ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء

جواب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ العصمة والتوفیق ۔ حامداً و مصلیاً ومسلماً

(۱)...... مہدی اور مسیح سے متعلق جو احادیث صحیحہ متواترہ ہیں اُن احادیث کو شکیل بن حنیف در بھنگوی پر چسپاں کر کے جو لوگ اُس (شکیل) کو مہدی مانتے ہیں وہ از خود دائرۂ اسلام سے باہر ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول اسلامی رواداری اُن کی شادی غمی میں شرکت اُن کی تقریبات میں جانا یا اُن کو مسلمانوں کی تقریبات میں بلانا جائز

نہیں ہے۔قال اللہ تعالیٰ:**فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین** (انعام)

(۲)......ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے عمل کو بیعت نہیں بلکہ مرتد ہونا کہا جائے گا جوحرام اور گناہ ہے۔اور جب شکیل بن حنیف اوراس کے پیروکاراسلام میں داخل ہی نہیں ہیں تو اُن کواپنی مساجد میں عبادت گذاری وغیرہ کی اجازت دینا شرعاً درست نہیں،متولیانِ مساجداورتمام مسلمانوں پرلازم پرہے کہ اُن کواپنے مساجد سے دوراور پاک رکھیں۔

(۳)...... اسلام کے لیے مخصوص اصطلاحات کا استعمال جیسے قادیانیوں اور دیگرکافروں کے لیے جائزنہیں ایسے ہی شکیل بن حنیف کے پیروکاروں کے لیےبھی جائزنہیں۔مسلمانوں کوان لوگوں کی عبادات کو بجائے نماز کے، پوجا سےاورروزہ کو بَرت واُپواس سے اورتلاوت کو پڑھنے سے تعبیر کرنا چاہیئے تاکہ اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے دوسرے مسلمانوں کومغالطہ نہ ہواورغلط فہمی میں کوئی اُن کومسلمان نہ سمجھ بیٹھے۔اس سلسلہ میں مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے اپنی کتاب’’فتنۂ قادیانیت اور اسلامی اصطلاحات‘‘میں قدرے تفصیل سے کلام کیا ہے یہ کتاب دارالافتاء دارالعلوم دیوبندکی مصدقہ ہےاسے مطالعہ میں رکھا جائے تو انشاءاللہ بہت فائدہ ہوگا۔

حررہ العبد محمودحسن غفرلہ بلندشہری دارالعلوم دیوبند

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ المواقف ۱۷فروری ۲۰۱۴ء یوم الاثنین

الجواب صحیح حبیب الرحمٰن عفااللہ عنہ

الجواب صحیح وقارعلی غفرلہ

الجواب صحیح فخرالاسلام

استفتاء (۴)

گرامی قدر حضرت مفتی صاحب !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ: (۱)......ضلع دربھنگہ صوبہ بہار کے رہنے والے شکیل بن حنیف نامی ایک شخص کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نزول نہیں ہوگا بلکہ وہ پیدا ہونگے۔ چنانچہ اپنے اس نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(الف)......عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کئی پیشین گوئیاں صحاح ستہ کی الگ الگ کتابوں میں ہے۔ بخاری اور مسلم میں تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا صاف صاف ذکر ہے......صحاح ستہ کی کسی بھی روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے کا کوئی بھی ذکر نہیں ہے تو کیا صحاح ستہ کے تمام محدثین نے آسمان (من السماء) کے لفظ کو غائب کر دیا؟ نہیں! صحیح بات یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ کی پیدائش کا صاف صاف ذکر کیا ہے اور آسمان سے آنے کا صحاح ستہ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔''

(ب)......''اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے تو وہ صحاح ستہ میں درج عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کسی ایک بھی روایت میں آسمان (یعنی من السماء) کا لفظ دکھائے۔ کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہو سکتے تو وہ بخاری اور مسلم میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے الفاظ پر غور کرے)

(فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب ص ۱۸، مؤلفہ شکیل بن حنیف)

مذکورہ بالا تحریروں سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کا انکار اور دوبارہ پیدائش کا نظریہ واضح ہے۔ اس نظریہ کا پرچار زبانی طور پر اس کے متبعین بھی کرتے رہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ خیال ونظریہ کا حامل شخص اور اس کے متبعین اسلام میں داخل ہیں یا نہیں؟ ایسے لوگوں کو مسلمان مانا جائے یا کافر؟ نیز اس عقیدہ کے حامل فرد یا جماعت کو مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت ہے یا نہیں؟۔ وضاحت کے ساتھ شرعی حکم مطلوب ہے؟۔

(۲)......اسلامی عقیدہ کے مطابق ایک شخصیت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی ہے جن کا لقب قرآن مجید میں ''المسیح'' بیان کیا گیا ہے ۔اور ایک شخصیت ہے حضرت محمد بن عبداللہ کی ہے جن کا لقب احادیث مبارکہ میں ''المھدی'' بتایا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ منصب اور ذات ، دونوں اعتبار سے یہ دونوں ، دو شخصیتیں نہیں بلکہ ایک ہی شخصیت ہیں ۔یعنی منصب کے اعتبار سے تو دونوں کو ایک مانتا ہی ہے شخصیت اور ذات کے اعتبار سے بھی دونوں کو ایک مانتا ہے جبکہ اسلامی عقائد میں دونوں شخصیات کی خصوصیات و امتیازات واضح ہیں جن کی بنا پر ایک کو نبی اور دوسرے کو مہدی مانا گیا ہے۔مثلاً شکیل بن حنیف لکھتا ہے:

> ''صحاح ستہ میں مہدی اور عیسیٰ کے نام کی کئی روایتیں ہیں مگر کسی ایک بھی حدیث میں عیسیٰ اور مہدی دونوں ناموں کا کہیں ذکر نہیں ہے ۔مزید یہ کہ ابن ماجہ میں عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کو صاف صاف ایک ہی شخصیت بتایا گیا ہے۔''
>
> (فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب، صفحہ ۲۰ مؤلفہ شکیل بن حنیف)

سوال یہ ہے کہ ان دونوں شخصیات کو ایک ماننے میں غیر نبی کو نبی اور نبی کو غیر نبی ماننا لازم آتا ہے یا نہیں؟ اور یہ قول صرف موجب تضلیل و تغلیط ہوگا یا موجب تکفیر بھی؟ واضح لفظوں میں شرعی حکم مطلوب ہے۔

(۳)......ایک شخص حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مسیح مانتا ہے اور مہدی بھی اور ایک شخص دور حاضر میں کسی شخص کو مطلق مہدی یا مہدی آخر الزماں مانتا ہے اور اسی کو مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی مانتا ہے تو کیا دونوں کا حکم یکساں ہوگا یا مختلف ؟ اس امر کی وضاحت کے ساتھ تضلیل و تکفیر میں دونوں کا شرعی حکم بھی مطلوب ہے؟۔

المستفتی : شاہ عالم گورکھپوری، نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۴؍اپریل ۲۰۱۵ء

جواب دارالافتاء جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب وباللہ التوفیق.

(۱)......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء کا عقیدہ متواتر نصوص سے ثابت اور زبان خاص وعام ہے تواتر کے ساتھ امت میں یہ بات معروف چلی آرہی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہونگے ،لہذا جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء کا منکر ہو۔خواہ ان کی دوبارہ آمد کا قائل ہو۔اس کے کفر کا حکم ہوگا ،علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنی معروف کتاب ''اکفار الملحدین'' میں فرماتے ہیں:

''ارباب حل وعقد کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ ''ضروریات دین'' میں کوئی ایسی تاویل کرنا بھی کفر ہے جس سے اس کی وہ صورت باقی نہ رہے جو تواتر سے ثابت ہے اور جو ابتک ہر زمانہ کے خاص وعام سمجھتے اور سمجھاتے چلے آرہے ہیں اور جس پر ان کا تعامل رہا ہے......حاصل یہ کہ ہر وہ قطعی اور یقینی امر شرعی جو اس قدر واضح ہو کہ اس کی تعبیر کرنے والے الفاظ اور ان کے معنی کو ہر اعلیٰ ،ادنیٰ اور متوسط درجہ کا آدمی بآسانی جانتا اور سمجھتا ہو اور ان کی مراد بھی اتنی واضح ہو کہ اس کے متعین کرنے کے لئے دلائل وبراہین کی کھینچ تان کی ضرورت نہ ہو، ایسا امر شرعی جب صاحبِ شریعت علیہ السلام سے بطور تواتر ثابت ہو تو اس پر بعینہ اور ہو بہو اُسی ظاہری صورت میں بغیر کسی تاویل وتصرف کے ایمان لانا فرض ہے اور اس کا انکار یا اسمیں کوئی تاویل وتصرف کرنا کفر ہے'' (اکفار الملحدین مترجم مولانا محمد ادریس میرٹھی ص ۱۳)

نیز اسی کتاب میں تحریر ہے:

''عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حد تواتر کو پہنچ چکا ہے، نیز اس پر امت کا اجماع بھی ہو چکا ہے،لہذا اس میں کوئی تاویل وتصرف یا تحریف کرنا کھلا ہوا کفر ہے'' (ص ۲۱)

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ شخص مذکور جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء

کا منکر اوران کی پیدائش کا قائل ہے۔ یہ اوراس کے متبعین ایک امر متواتر میں بے جا تاویل وتحریف کرنے کی وجہ سے کافر ہیں اوران کو اہل اسلام کی مساجد میں دخول کی اجازت نہیں ہے۔

(۲)......حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی علیہما السلام کے بارے میں ایک شخصیت کا قائل ہونا موجب کفر نہیں ہے اوراس کے قائل پر کفر کا حکم نہیں ہوگا، البتہ اس کے ضال اور گمراہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں:

انا لا نكفر اهل البدع والأهواء الا أن اتو بكفر صريح لا استلزامى لأن الاصح ان لازم المذهب ليس بلازم، ومن ثم لم يزل العلماء يعاملون معاملة المسلمين ......لأنهم وان كانوا مخطئين غير معذورين حقت عليهم كلمة الفسق والضلال الا أنهم لم يقصدوا بما قالوه اختيار الكفر، وانما بدلوا وسعهم فى اصابة الحق فلم يحصل لهم لكن تقصيرهم بتحكيم عقولهم وأهويتهم واعراضهم عن صريح السنة والآيات من غير تاويل سائغ

(مرقاة المفاتيح ۱/۱۷۷)

(۳)......شخص اول ضال اور گمراہ ہے، جیسا کہ ذکر کیا گیا اور دوسرا شخص غیر نبی کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے کفر کا مرتکب ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد بشیر احمد غفرلہ
معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۳/۷/۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲/اپریل ۲۰۱۵ء

الجواب صحيح : محمد طاہر عفا اللہ عنہ

الجواب صحيح : مقصود

استفتاء نمبر (۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر حضرات مفتیان کرام دارالافتا دارالعلوم دیوبند! زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ:

گذشتہ چند سالوں سے امت میں ایک نیا فتنہ پیدا ہوا ہے، جس کے جال میں کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبہ پھنستے چلے جارہے ہیں ، اور روز بروز اس فتنے کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں، آپ کے سامنے کچھ مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہیں، آپ اس کی روشنی میں حکم شرعی سے آگاہ فرما کرممنون فرمائیں:

عثمان پور، ضلع دربھنگہ، صوبہ بہار کے رہنے والے محمد شکیل بن حنیف نامی شخص نے پہلے ظہور مہدی کی روایات میں تاویلات شروع کیں اور اپنے متعلق امام مہدی ہونے کا دعوی کیا، اس کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی نزول کے متعلق نصوص کی غلط تاویل وتشریح کی اور اپنے متعلق مسیح عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعوی کردیا اور اب وہ صاف طور پر اپنے کو امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعوی کرتا ہے اور جب قرآن وحدیث کی روشنی میں اس پر اعتراضات کیے جاتے ہیں تو اپنے جھوٹے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لیے نصوص میں مختلف غلط تاویلات اور تحریفات کرتا ہے جیسا کہ اس کی طرف منسوب تحریرات اور اس کے متبعین کے بیانات سے واضح ہے، اور اب وہ اپنے آپ کو امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم کی حیثیت سے پیش کررہا ہے اور اپنے متبعین سے اسی پر بیعت لے رہا ہے، اور اب اس کا یہ دعوی دو دو چار کی طرح واضح ہوگیا، جس کے متعدد ثبوت وشواہد ہیں، کچھ تفصیل پیش خدمت ہے:

(۱)......حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کے عقیدے میں تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(الف): عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کئی پیشین گوئیاں صحاح ستہ کی الگ الگ کتابوں میں ہے۔ بخاری اور مسلم میں تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا صاف صاف ذکر ہے...... صحاح ستہ کی کسی بھی روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے کا کوئی بھی ذکر نہیں ہے تو کیا صحاح ستہ کے تمام محدثین نے آسمان (من السماء) کے لفظ کو غائب کر دیا؟ نہیں! صحیح بات یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ کی پیدائش کا صاف صاف ذکر کیا ہے اور آسمان سے آنے کا صحاح ستہ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔'' (فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب ص ۱۸، مؤلفہ محمد شکیل بن حنیف)

(ب): ''اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے تو وہ صحاح ستہ میں درج عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کسی ایک بھی روایت میں آسمان (یعنی من السماء) کا لفظ دکھائے۔ کوئی یہ سمجھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہو سکتے تو وہ بخاری اور مسلم میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے الفاظ پر غور کرے)

(فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب ص ۱۸، مؤلفہ شکیل بن حنیف)

(ج): ''صحاح ستہ میں مہدی اور عیسیٰ کے نام کی کئی روایتیں ہیں مگر کسی ایک بھی حدیث میں عیسیٰ اور مہدی دونوں ناموں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ مزید یہ کہ ابن ماجہ میں عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کو صاف صاف ایک ہی شخصیت بتایا گیا ہے''

(فتوے کی حیثیت اور اس کا جواب، صفحہ ۲۰ مؤلفہ شکیل بن حنیف)

مذکورہ بالا تحریروں سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے نزول من السماء کا انکار اور دوبارہ پیدائش اور حضرت مہدی اور حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم دونوں کے ایک ہونے کا نظریہ اچھی طرح واضح ہے۔

(۲)......ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ میں علاقہ لکشمی نگر کے باشندگان نے مدرسہ امینیہ دہلی

کے مفتی صاحب سے شکیل بن حنیف کے متعلق جب کہ وہ اُس وقت علاقہ لکشمی نگر ہی میں رہتا تھا، اس کے دعاوی ذکر کر کے استفتاء کیا، جس میں اس کے دعوئ مہدویت کا بھی ذکر ہے، ملاحظہ فرمائیں:

''ایک شخص جس کا نام محمد شکیل ہے بہار کا رہنے والا ہے علاقہ لکشمی نگر میں رہتا ہے اپنے آپ کو امام مہدی کہتا ہے اور لکشمی نگر کی جامع مسجد کو دمشق کی جامع مسجد کہتا ہے۔ صحاح ستہ، ائمہ اربعہ اور مدارس اسلامیہ اور تبلیغ کے کام کو غلط بتاتا ہے اپنے ساتھ چار آدمی رکھتا ہے جن کو خلیفہ بتاتا ہے۔......اور لوگوں کو بیعت کر رہا ہے اور کہتا ہے جو میری بات نہ مانے وہ کافر ہے۔ کیا اس کے خلاف اگر عوام احتجاج کریں یا اس کو ماریں تو درست ہے اور کیا یہ شخص مرتد ہے یا نہیں؟ اور جو اس کے ہاتھ پر بیعت ہو رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے۔ مدلل جواب لکھیں تا کہ عوام جو گمراہ ہو چکی اس کو صحیح راستے پر لا سکیں''

(۳)......۷ جنوری ۲۰۰۵ء میں رمیش پارک کی بڑی مسجد اور لکشمی نگر کی دیگر بعض مساجد کے ائمہ وغیرہ نے دہلی میں صدر جمعیۃ علماء ہند (حضرت مولانا سید اسعد مدنی نور اللہ مرقدہ) کو خط لکھا جس میں وہ لوگ اپنے چشم دید حالات اور مشاہدات؛ بلکہ براہ راست شکیل بن حنیف سے سنے ہوئے دعاوی کے الفاظ لکھتے ہیں:

''وہ کبھی یہ اعلان کرتا ہے کہ میں امام مہدی ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ ہوں، لیکن اب باقاعدہ اس نے ایک ہال لے لیا ہے اور اس میں اپنے ساتھیوں کو جوڑ کر......تلقین (پرچار) کرتا ہے''

یہ چشم دید لوگوں کے بیانات ہیں۔ شکیل کا خود کو امام مہدی کہنا، عیسیٰ کہنا، اپنے نہ ماننے والوں کی تکفیر کرنا اور اپنے معتقدات کا پرچار کرنا وغیرہ سب کچھ اِن حضرات کے تحریری بیان سے واضح ہے۔

(۴)......حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کے حسب حکم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی شاخ مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کی زیرنگرانی جب دہلی کے کئی علاقوں میں جناب مولانا شاہد انور بانکوی اور مولانا محمد جنید رانچوی کارکنان مرکز التراث الاسلامی دیوبند اور خود راقم سطور (شاہ عالم گورکھپوری) نے شکیل کے پیروکاروں کا تعاقب کیا اوراہل علاقہ کی مدد سے ان کوافہام وتفہیم کے لیے آمادہ کرنا چاہا توانھوں نے یہی جواب دیا کہ ''ہم بغیر کسی دلیل کے شکیل بن حنیف کوامام مہدی اور مسیح مانتے ہیں......اگرآپ لوگ ہمارے بطلان پر قرآن وحدیث بھی پیش کریں گےتو ہم اسے بھی نہیں مانتے''، شکیل کے پیروکاروں کا یہ جواب سوشل میڈیا اوراخبارات نے بھی نشر کیا، ملاحظہ ہو روزنامہ ہندوستان ایکسپریس دہلی جمعہ ۱۴ فروری ۲۰۱۴ء صفحہ ۸۔ ذرائع ابلاغ میں نشر ہونے کے باوجود شکیلیوں نے اس کا کوئی تردیدی جواب بھی نہیں دیا جبکہ وہ ہر چھوٹی بڑی بات کا جواب دیتے رہتے ہیں، جیسا کہ انھوں نے مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری مدظلہ کے ایک فتوے کا اور جناب مولانا انصار اللہ قاسمی صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش کی ایک تحریر کا جواب دیا، اسی طرح اورکئی ایک علماء کےسوالات کے جوابات دیئے ہیں۔

(۵)......شکیل بن حنیف کے ایک پیروکار کے بھائی: مولانا معراج الاسلام مظاہری ارریاوی (مقیم بٹلہ ہاؤس جامعہ نگرنئی دہلی) کی طرف سے دفتر تحفظ ختم نبوت کوایک تحریر موصول ہوئی، جس میں انھوں نے شکیل بن حنیف دربھنگوی کے متعلق یہ ذکر کیا کہ اس نے امام مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعوی کررکھا ہے۔ پھر ۲۹/صفر ۱۴۳۵ھ میں یہ مع اپنے بھائی مولانا محمد منہاج الاسلام قاسمی اور ایک اور صاحب: مرتضی بن مشتاق احمد (دہلی) دارالعلوم دیوبند آئے اور حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کرکے

زبانی گفتگو کے علاوہ شکیل بن حنیف کے متعلق ایک تفصیلی تحریر پیش کی جس میں اس فتنہ کی سنگینی کو ذکر کیا، ان حضرات کی تحریر و بیان سے شکیل بن حنیف کے عقائد اور اس کے پیروکاروں کے پرچار کا واضح ثبوت ملتا ہے اور یہ تحریرات منسلک استفتاء ہیں۔

(۶)...... جامع مسجد اوکھلا دہلی میں شکیل کے خیالات ونظریات کے خلاف کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی زیر نگرانی اور مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵/۱۶/۱۷/ جمادی الاولی ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۷/۱۸/۱۹/ مارچ ۲۰۱۴ء تربیتی کیمپ اور عمومی اجلاس عام منعقد کیا گیا جس میں راقم سطور (شاہ عالم گورکھپوری) نے تینوں دن شکیل بن حنیف کے باطل خیالات ونظریات کو بالخصوص اس کے امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) ہونے کے دعوے کو پیش کر کے اسکی تردید کی۔ کئی ایک شکیلی بھی شریک پروگرام ہوئے لیکن کسی نے بھی شکیل کی جانب منسوب عقائد ونظریات کا انکار نہیں کیا بلکہ تمام حاضرین کے سامنے جن کی تعداد دوسو سے متجاوز تھی وہ اپنے ملحدانہ ومن گھڑت تاویلات کو صحیح قرار دیے جانے پر مصر رہے۔

(۷)...... جناب محمد سعد علی صاحب ساکن جامعہ نگر دہلی کو شکیل کے پیروکاروں نے بہکانے کی بہت کوشش کی، موصوف نے راقم سطور (شاہ عالم گورکھپوری) کے نام اپنے ایک خط میں جن عقائد کی طرف ان کو دعوت دی جارہی تھی، ان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''اس (شکیل کے پیروکار پرچارک) نے یہ بتایا کہ قیامت بہت قریب ہے اور حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم (جن کے متعلق قرآن وحدیث میں پیشین گوئیاں ہیں) جن کا امت انتظار کر رہی ہے وہ آچکے ہیں۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کو کس طرح اس بات کا پتہ چلا؟ تو اس نے بتایا کہ وہ بذات خود اُس مدعی سے مل کر آیا ہے، اس نے بتایا کہ وہ (مہدی ومسیح ابن مریم) مہاراشٹر میں رہ رہے ہیں اُس

نے بتایا کہ حضرت جی (مدعی مہدی و مسیح ابن مریم کا لقب) کا نام شکیل بن حنیف ہے اس کے ماموں اور کئی سارے دوست بھی شکیل بن حنیف سے مل کر آئے ہیں......اس نے میرے دوستوں کو ایسے لوگوں سے ملوایا جو کہ ہمارے علاقے میں بلکہ پوری دہلی میں اس نئی دعوت کو عروج و ترقی فراہم کررہے ہیں''

(خط، محمد سعد علی، جامعہ نگر نئی دہلی محررہ یکم نومبر ۲۰۱۵ء)

(۸)......جناب قاری محمد عارف جمال صاحب امام مسجد اصلاح دہلی کی تفصیلی رپورٹ جو کل ہند مجلس کو موصول ہوئی ہے جس پر مقامی حاضرین و شاہدین کے دستخط بھی ہیں اس میں شکیل کے خیالات و نظریات واضح طور پر درج ہیں، موصوف کی طویل رپورٹ کے چند اقتباسات پیش ہیں:

''علماء سے...... گفتگو میں شکیل کے متبعین نے علامات قیامات سے متعلق حدیثوں کی من گھڑت تاویل کی۔ان کا کہنا تھا کہ دجال کے متعلق حدیث میں جو ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا، اس سے مراد دجال کے نکلنے کی جگہ پر ایک دن ایک سال کے برابر ہونا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد زمین کا نورتھ پول اور ساؤتھ پول ہے جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے، جب یہ حدیث بیان کی گئی تو صحابہ کو نورتھ پول ساؤتھ پول کا علم نہیں تھا، جب حضرت عیسی علیہ السلام آئیں گے تو اس علاقہ کے لوگوں کو نورتھ پول ساؤتھ پول کا علم ہوگا۔اسی طرح انھوں نے بتایا کہ حدیث میں جانوروں کے دودھ میں برکت کے متعلق پیشین گوئی بھی پوری ہوچکی ہے اس لئے کہ جرسی گائے بہت دودھ دیتی ہے لہذا شکیل بن حنیف مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔

حدیث میں دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھے ہونے کا انہوں نے مطلب بتایا کہ ''ک، ف، ر'' سے مراد امریکہ اور فرانس ہیں، یہ اوران کے اتحادی مما لک ہی دجال ہیں۔ دجال کے ایک شخص کو قتل کرنے، اس کے بعد اس کو زندہ کرنے سے متعلق حدیث کا جو مطلب انہوں نے بیان کیا وہ درج ذیل ہے:

حدیث میں رجل من المؤمنین سے مراد کوئی ایک آدمی نہیں ہے بلکہ ملک کا سربراہ مراد ہے...... دجال سے مراد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک ہیں، شہید ہونے سے مراد صدام کا پھانسی پر لٹکنا ہے اور شہید اعظم سے مراد صدام حسین ہے، حدیث میں اس کے دو ٹکڑے کر دینے سے مراد ملک کو تقسیم کر کے دو ٹکڑے کر دینا ہے، دونوں ٹکڑوں کے بیچ چلنے سے مراد، ان دونوں ملکوں پر کنٹرول کرنا ہے، اور دوسری حدیث میں دجال کے ماننے والوں پر خوش حالی اور نہ ماننے والوں پر پریشانی کے حالات آنے سے مراد دونوں ملکوں پر کنٹرول کرنے والی حکومت (امریکہ فرانس اور ان کے اتحادی ممالک) کا ان کے ساتھ نرمی اور سختی کرنا، ۱۹۹۰ء و۱۹۹۱ء میں دجال (یعنی امریکہ فرانس اور ان کے اتحادی ممالک) نے عراق اور کویت کو الگ کر دیا، کویت نے دجال کا ساتھ دیا تو دجال (امریکہ وغیرہ) نے خوش حالی یعنی نرمی اور مہربانی کا معاملہ کیا اور عراق نے مخالفت کی تو اس کے خلاف دجال نے سختی کی، اس مسلمان آدمی کے دو ٹکڑے کر دینے کے بعد پھر سیدھا کھڑا ہونے کا مطلب ہے ان دونوں ملکوں کی لڑائی ختم کر دینا، چنانچہ دجال (امریکہ فرانس اور ان کے اتحادیوں) نے آکر عراق اور کویت کی لڑائی ختم کرا دی،...... حدیث میں دجال کے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھ کر برف کی طرح پگھلنے سے مراد امریکہ کی اقتصادی حالت کا کمزور ہونا ہے۔ یہ بھی ہو چکا ہے، امریکہ کے بینک تک دیوالیہ ہو گئے ان سب حالات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ دجال نکل چکا اور حضرت عیسی علیہ السلام آ گئے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ابن ماجہ کی حدیث لا مھدی الا عیسیٰ میں صاف ہے کہ مہدی ہی عیسی ہیں یعنی دونوں ایک ہی شخصیت ہیں الگ الگ نہیں ہیں،...... پیشین گوئی سمجھنے کا اصول ہے کہ پیشین گوئی میں استعمال کئے گئے الفاظ کا مطلب کیا ہے؟ اس کا پتہ جب چلتا ہے جب پیشین گوئی پوری ہوتی ہے اس سے پہلے نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق حدیثوں میں آیا ہے کہ شب معراج میں

حضرت عیسیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات دوسرے آسمان پر ہوئی، لیکن حدیث میں کہیں یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا میں ماں کے پیٹ سے نہیں آئیں گے ،حضرت عیسیٰ (شکیل بن حنیف) جب ماں کے پیٹ سے آئے تو پتہ چلا کہ حضرت عیسیٰ کے دوسرے آسمان سے دنیا میں آنے کا راستہ ماں کا پیٹ ہے۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ صحاح ستہ کی کسی حدیث میں السماء کا لفظ نہیں اور صحاح ستہ کے علاوہ کتابوں کو ہم نہیں مانتے ہیں اور جو ینزل کا لفظ ہے اسکے معنی اترنے کے ہیں اترنا چاہے آسمان سے ہو یا مکان کی چھت سے یا ٹرین، بس اور رکشا یعنی کسی سواری سے ہو سب کے لئے ینزل کا لفظ بولا جا سکتا ہے تو حدیث میں ینزل سے مراد کس چیز سے اترنے کے ہیں؟ اس کا پتہ اس وقت چلا جب حضرت عیسیٰ (شکیل بن حنیف) آ گئے کہ ینزل سے مراد سواری سے اترنے کے ہیں۔

انھوں نے بتایا کہ دمشق کے مشرق میں ایک مینار کی مسجد سے مراد کیا ہے اس کا پتہ بھی جب چلا جب حضرت عیسیٰ (شکیل بن حنیف آ گئے) کہ لکشمی نگر دہلی کی ایک مینار والی مسجد ہے اور دمشق کے مشرق میں ہے اور ایک مینار والی ہے۔

حضرت مہدی سے متعلق حدیث میں ہے کہ ان کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور ان کے والد کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام پر ہوگا، اس کے صحیح مطلب کا پتہ جب چلا جب حضرت (حضرت مہدی شکیل بن حنیف) آ گئے کہ ان کا پورا نام محمد شکیل بن حنیف ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہے اور محمد شکیل میں پہلا لفظ محمد ہے۔ اور والد سے مراد حدیث میں عبداللہ نہیں ہیں بلکہ حضرت ابراہیم کا لقب حنیف ہے، اور حدیث میں حضرت مہدی کے متعلق ہے کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے تو زمین سے مراد پوری زمین نہیں ہے بلکہ زمین کا وہ حصہ ہے جہاں پر وہ رہتے ہوں گے اور حضرت مہدی (یعنی شکیل بن حنیف) اورنگ آباد میں جس محلّہ میں رہتے ہیں وہاں عدل وانصاف ہے کہیں کوئی ظلم وستم نہیں ہے،،

ان سب کے علاوہ بھی ملک کے مختلف مقامات سے مسلسل یہ خبریں آرہی ہیں کہ شکیل بن حنیف نامی شخص اپنے متعلق امام مہدی اور مسیح عیسیٰ بن مریم ہونے کا مدعی ہے اور عام طور پر اسکول وکالجز کے اسٹوڈنٹس اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ تیزی کے ساتھ اس کے فتنے کا شکار ہورہے ہیں اور نیٹ وغیرہ کے ذریعہ روز بروز اسکی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں،اور درج بالا ثبوت وشواہد اوران کے علاوہ دیگر ثبوت وشواہد سے شکیل بن حنیف اوراس کے پیروکاروں کا جو دعوی ثابت ہوتا ہے، یعنی: شکیل بن حنیف کا امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونا، یہ ان کا واضح عقیدہ ہے،اس میں کسی طرح کا تردد معلوم نہیں ہوتا، نیز آج تک شکیل بن حنیف یا اس کے کسی پیروکار کی طرف سے اس کا انکار سامنے نہیں آیا اور نہ ہی سنا گیا؛ بلکہ شکیل بن حنیف کے تمام پیروکار کھل کر یہ کہتے ہیں کہ شکیل بن حنیف امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم ہیں ؛ بلکہ بعض پیروکاروں سے یہاں تک سنا گیا کہ ''ہم بغیر کسی دلیل کے شکیل بن حنیف کو امام مہدی اور مسیح مانتے ہیں ......اگر آپ لوگ ہمارے بطلان پر قرآن وحدیث بھی پیش کریں گے تو ہم اسے بھی نہیں مانتے''،جیسا کہ ماقبل میں نمبر۳ میں بھی ذکر کیا گیا۔

اب درج بالا حالات میں کی روشنی میں حضرات مفتیان کرام سے چند سوالات ہیں:

سوال (۱)......مذکورہ شخص (:شکیل بن حنیف دربھنگوی) جو اپنے متعلق امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں سے اس پر بیعت لیتا ہے اور حضرت مہدی منتظر اور حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کو ایک شخصیت مانتا ہے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کا انکار کرتا ہے، وہ شرعی اعتبار سے مسلمان ہے یا کافر ومرتد؟۔

سوال (۲)......اور جو لوگ ایسے جھوٹے مدعی کو سچا مان کر اس کے امام مہدی اور مسیح

عیسیٰ ابن مریم ہونے پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ان کا کیا حکم شرعی ہوگا؟۔

سوال (۳) ...... نیز ایسے لوگوں کو مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟۔

ان تینوں سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ عنایت فرمائیں۔

المستفتی : شاہ عالم گورکھپوری
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۱۸/ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۳۰/دسمبر ۲۰۱۵ء بروز چہارشنبہ

جواب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: ۔ تینوں سوالات کے جواب سے پہلے بطور تمہید اصولی طور پر چند باتیں عرض ہیں:

(۱)......تمام علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ ضرویات دین میں سے کسی چیز کا انکار بلاشبہ کفر ہے۔

لا خلاف في كفر المخالف في ضروريات الإسلام وإن كان من أهل القبلة المواظب طول عمره على الطاعات كما في شرح التحرير ورد المحتار من الإمامة ومن جحود الوتر

(اکفار الملحدین ص ۱۷)

إجمـا ع الأمة على تكفير من خالف الدين المعلوم بالضرورة والـحـكـم بـردتـه إن كان قد دخل فيه قبل خروجه منه، ولو كان الـديـن مستنبطاً بالنظر لم يكن جاحده كافراً، فثبت أن رسول الله صـلـى الله عـليـه وسلم قد جاء بالدين القيم تاماً كاملًا، وأنه ليس لأحد أن يستدرك عليه ويكمل له دينه من بعده.

(حوالہ بالا ص۸۱،۸۲)

(ومـا) أي:والـذي (يـوجب التكذيب) هو (جحد كل ما ثبت عـن النبي) صلى الله عليه وسلم (ادعاؤه ضرورةً) أي:بحيث صار الـعـلـم بـكـونـه ادعـاء ه ضـروريـاً كـالبعث والجزاء والصلوات الخمس،(ويختلف حال الشاهد للحضرة النبوية و) حال (غيره) مـمـن لم يشهدها(في بعض المنقولات دون بعض،فما كان ثبوته ضـرورةً عن نقلٍ اشتهر وتواتر فاستوى في معرفته الخاص والعام استـويـا) أي:الشـاهـد وغيـره (فيــه) أي:فـي وجوب الإيمان بـه (كـالإيـمـان برسالة محمد) صلى الله عليه وسلم (وما جاء به من وجـود الله تـعـا لى)............ (وانفراده) تعالى باستحقاقه العبودية على العالمين) ...... (وأنه) تعالى(يحي الموتى وأن الساعة آتية لا ريـب فيهـا وأنه) تعالى (حرم الربا والخمور والقمار وهو الميسر ونـحو ذلك مما جاء مجيئ هذا) مما تضمنه القرآن أو تواتر من أمـور الـدين،فكل ذلك لا يختلف حال الشاهد للحضرة النبوية وحال غيره ممن لم يشاهدها.

(المسامرة وشرحه المسايرة ص ١٤٩،١٥٠)

(۲)......ضروریات دین میں کوئی ایسی تاویل کرنا جس سے ان کا اجماعی مفہوم ہی بدل جائے اورصرف لفظی طور پر ماننا پایا جائے یہ انکار ہی کی صورت ہےاور کفر ہے؛ کیوں کہ یہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہےاوراصطلاح میں اس کوکفر زندقہ کہتے ہیں۔

(امداد الفتاوی ۵: ۴۰۴، ۴۰۵، جواہر الفقہ ا: ۶۳ - ۸۶،۱۱۴ بحوالہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، امام غزالیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ، علامہ شامیؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، علامہ ابن قیمؒ، علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ، شیخ محی الدین ابن عربیؒ، علامہ وزیر یمانیؒ اور قاضی عیاضؒ وغیرہ۔ اکفار الملحدین، آپ کے مسائل اوران کاحل جدید تخریج شدہ ا: ۵۵-۵۷، تحفہ قادیانیت ا: ۳۰۹، ۳۱۰، عقائدالاسلام مؤلفہ: حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ ا: ۶۳، ۲: ۱۱۱، فتاوی محمودیہ ا: ۴۳۴ مطبوعہ: ادارۂ صدیق ڈابھیل، گجرات، اورتوضیح المرام في تزول المسیح علیہ السلام ص۱۸ وغیرہ)

(۳)......ضروریات دین میں جہالت عذر نہیں؛ لہٰذا جہالت کی وجہ سے دین کی کسی ضروری چیز کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے (اکفارالملحدین ص۶۲ بحوالہ: اشباہ وحاشیہ حموی)

(۴)......احناف کے نزدیک ضروریات دین کی طرح قطعیات دین کا انکار بھی کفر ہے، البتہ اگر قطعی چیز ضروریات دین سے نہ ہوتو اس کی قطعیت جاننے کے بعد انکار کرنا کفر ہوگا ورنہ نہیں اوراگر اہل علم نے اسے بتایا اورعناداً نہیں مانا بلکہ انکار پر ڈٹا رہا تو بھی کافر ہوجائے گا۔

المسامرة وشرحه المسايرة (ص۱۵۱) میں ہے:

(وأما ما ثبت قطعاً ولم يبلغ حد الضرورة) أي: لم يصل إلى أن يعلم من الدين ضرورة (كاستحقاق بنت الابن السدس مع البنت) الصلبية (بإجماع المسلمين فظاهر كلام الحنفية الإكفار بجحده بإنهم لم يشترطوا) فى الإكفار (سوى القطع فى الثبوت) أي: ثبوت

ذلك الأمـر الـذي تـعـلق به الإنكار لا بلوغ العلم به حد الضرورة، (ويـجـب حمله) أي: حمل الإكفار الذي هو ظاهر كلامهم (على ما إذا عـلـم الـمـنكر ثبوته قطعاً) لا على ما يعم علم المنكر ثبوته قطعاً وجهلـه بـذلك؛ (لأن مناط التكفير وهو التكذيب أو الاستخفاف بـالـديـن عـند ذلك يكون) أي: إنما يكون عند العلم بثبوت ذلك الأمـر قـطـعــاً، (أمــا إذا لـم يـعـلـم) ثبـوت ذلك الأمر الذي أنكره قـطـعـاً (فـلا) يكفر إذ لم يتحقق من تكذيب ولا إنكار، اللهم (إلا أن يـذكر أهل العلم ذلك) أي: أن ذلك الأمر من الدين قطعاً (فيلج) ......أي يتـمـاد ى فيـمـا هـو فيه عناداً فيحكم في هذه الحالة بكفره لظهور التكذيب.

نیز شامی ۶: ۳۵۵، جواہر الفقہ ۱: ۷۶ بحوالہ: جوہر التوحید از ماتریدیہ، اورآپ کے مسائل اوران کا حل (جدید تخریج شدہ ۱: ۵۵) بھی دیکھیں۔

(۵)......جمہور کے نزدیک حدیث متواتر سے حاصل ہونے والا علم، قطعی وضروری ہوتا ہے، ظنی یا صرف قطعی نہیں ہوتا؛ اسی لیے حدیث متواتر کا منکر کافر ہے۔ اور بطریق تواتر ثابت ہونے والے تمام امور دین، ضروریات دین میں داخل ہوتے ہیں۔

(أصول البزدوی، باب المتواتر ص ۱۵۰، أصول السرخسی ۱: ۲۹۱، الفصول فی الأصـول لـلـجصاص ۳: ۳۵، حسامی ص ۶۸، ۶۹، مسـلـم الثبـوت مع فواتح الرحموت ۲: ۱۳۹، المسامرة وشرحه المسايرة ص ۱۴۹، ۱۵۰، آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ ۱: ۵۲، ۵۳، ۲: ۲۴۹، امداد الفتاوی ۶: ۱۸۲، ۱۸۳ بحوالہ: فتاوی ظہیریہ، توضيح المرام في نزول المسيح علیہ السلام ص ۳۳ بحوالہ: توجیه النظر للجزائري ومقدمہ بھاول پور للكشميري، اورعقائد الاسلام ۲: ۱۱۰، وغیرہ)

(٦)......حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ نے فرمایا:

تین قسم کے امور ضروریات دینیہ میں شامل ہوتے ہیں؛ (۱): جو قرآن کریم میں منصوص ہوں۔ (۲): جو احادیث متواترہ سے ثابت ہوں (خواہ تواتر لفظی ہو یا معنوی)۔(۳): جو صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک امت کے اجماع اور مسلسل تعامل وتوارث سے ثابت ہوں۔ الغرض ضروریات دین ایسے بنیادی امور ہیں جن کا تسلیم کرنا شرط اسلام ہے اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر وتکذیب ہے، خواہ دانستہ انکار کرے یا نادانستہ، اور خواہ واقف ہو کہ یہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے یا واقف نہ ہو بہر صورت کافر ہوگا، شرح عقائد نسفی میں ہے: الإیمان فی الشرع هو التصدیق بما جاء به من عند الله تعالی، أي: تصدیق النبي صلی الله علیه وسلم بالقلب في جمیع ما علم بالضرورة مجیئه به من عند الله تعالی (شرح عقائد:۱۱۹)۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا الخ

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ ۱:۵۳-۵۵)

فقہائے کرام نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت کو ضروریات دین میں شمار کیا ہے؛ اس لیے اس کا منکر کافر ہے اور اس میں کسی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے، درمختار (مع الشامی ۲: ۳۰۰، ۳۰۱ مطبوعہ: مکتبہ زکریا دیوبند) میں ہے:

وإن أنکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقوله: إن الله تعالی جسم کالأجسام وإنکاره صحبة الصدیق ۔

اور شامی میں ہے: قولہ: ''وإنکاره صحبة الصدیق'' لما فیه من تکذیب قوله تعالی :إذ یقول لصاحبه. ح . وفی الفتح عن الخلاصة :ومن أنکر خلافة الصدیق أو عمر فهو کافر اهـ، ولعل المراد إنکار استحقاقهما فهو مخالف لإجماع الصحابة لا إنکار وجودها لهما.

بحر .وينبغي تقييد الكفر بإنكار الخلا فة بما إذا لم يكن عن شبهة كما مر عن شرح المنية بخلاف إنكار صحبة الصديق تأمل ـ

اورعلامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا: فالضرورة فی الثبوت عن حضرة الرسالة وفي كونه من الدين لا من حيث العمل ولا من حيث الحكم المتضمن الخ (اكفار الملحدين ص ۳)

(۷)......قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے آسمان سے نزول سے متعلق جو احادیث نبویہ -علی صاحبہا الصلاۃ والسلام- آئی ہیں وہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ متعدد علمائے کرام نے اس کی صراحت فرمائی ہے، جیسے: حافظ ابن کثیرؒ، ابن جریر طبری، ابن عطیہ غرناطی، ابوحیان اندلسی، ابوالولید ابن رشد مالکی، ابی شارح مسلم، ابوالحسن آبری، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ سفارینیؒ، علامہ شوکانیؒ، علامہ صدیق غماریؒ، محمد بن جعفر کتانیؒ، علامہ محمد زاہد کوثری، نواب صدیق خان قنوجیؒ، علامہ قرطبیؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مفتی محمد شفیع صاحبؒ، علامہ محمود آلوسیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ، حضرت فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحبؒ سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر صاحبؒ وغیرہ۔

(تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ مائدہ، آیت: ۱۵۹ جلد۲: ص:۴۵۴، ۴۶۴، تفسیر سورہ زخرف، آیت: ۶۱، جلد۷، ص:۲۳۶. تفسیر طبری، تفسیر سورہ آل عمران ، آیت: ۵۵، جلد:۵، ص:۴۵۱. البحر المحیط، تفسیرسورہ آل عمران، آیت: ۵۵، جلد:۲، ص:۴۹۷. حاشية التصريح بما تواتر في نزول المسيح ۶۳ بحوالہ: النهر الماد من البحر على حاشية البحر المحيط. شرح ابی ۱:۲۶۵. فتح الباری، کتاب الأنبياء،

بـاب نـزول عيسى ابن مريم ٦٠٢:٦٠٣.حـاشية التـصـريح بما تواتر في نزول المسيح ٦۴ بحوالہ: لوامع الأنوار البهية٢:٩۴،٩٥. التوضيح في تـواتر ما جاء فى المنتظر والدجال والمسيح.عقيدة أهل الإسلام في نـزول الـمسيـح عـليـه السلام ص١١.نـظـم الـمتـنـاثـر من الحديث المتواتر ص١۴٧. نـظـرة عابرة في مزاعم من ينكر نزول عيسى عليه السـلام قبـل الآخرة ص٦٥،٧٦.تـوضيـح الـمـرام في تزول المسيح عليه السلام ص٣٣بحوالہ:حجج الكرامة ص٢٣۴. التصريح بما تواتر في نزول المسيح ص٤٨،٥٦، نظرة عابرة في مزاعم من ينكر نزول عيسى عـليـه السلام قبل الآخرة ص۴٢. روح الـمـعانى، تفسير سوره احزاب، آيت: ٤٠، جلد٢٢،ص:٣۴۔ عقائد الاسلام ١:٦٣،٦٦،٢:١٠١.تحفہ قادیانیت،آپ کے مسائل اوران کاحل جدید تخریج شدہ٢:١٩٦،٢١٦،٢١٧۔فتاوی محمودیہ١:۴٣٠،۴٣۴مطبوعہ ادارہ صدیق ڈابھیل۔اور توضيح المرا م في تزول المسيح عليه السلام ص١٨)۔

(٨)......جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا آسمان پر بحالت حیات اٹھایا جانا مذہب اسلام میں ایک قطعی ویقینی عقیدہ ہے،اس پر ایمان لانا فرض وضروری ہے،اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونا بھی مذہب اسلام میں ایک قطعی ویقینی عقیدہ ہے، اس پر بھی ایمان لانا فرض و ضروری ہے،قرآنی نصوص، احادیث متواترہ اوراجماع امت سے ثابت شدہ ہے،اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر تمام صحابہ کرامؓ،تابعین عظامؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدین،فقہائے کرام،مجددین امت اور پوری امت اسلامیہ کا یہ ایک متفقہ،قطعی اوریقینی عقیدہ ہے،وخـروج الـدجـال ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من

مغربها ونزول عيسى عليه السلام من السماء وسائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الأخبار الصحيحة حق كائن(فقه اكبر مع شرح فقه اكبر ص١٣٦ مطبوعه :مجتبائى دهلى)،ونؤمن بأشراط الساعة من خروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم عليهما السلام من السماء الخ(عقيدة الطحاوى ص١٣)،وأشراط الساعة من خروج الدجال ونزول عيسى بن مريم عليه الصلاة والسلام من السماء وخروج يأجوج ومأجوج وخروج الدابة ...... وطلوع الشمس من مغربها كل منها حق وردت به النصوص الصريحة الصحيحة(المسامرة وشرحه المسايرة ص١٦٩)،الإجماع الثاني والأربعون:وأجمعوا على أن شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم لأهل الكبائر ...... وعلى أن الإيمان بما جاء من خبر الإسراء بالنبي صلى الله عليه وسلم إلى السماوات واجب، وكذلك ما روي من خبر الدجال ونزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال وغير ذلك من سائر الآيات التي تواترت الروايات بين يدي الساعة من طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة وغير ذلك مما نقله الثقات(رسالة أهل الثغر للإمام الأشعري ص٢٨٨ مطبوعه: العلوم والحكم بالمدينة المنورة) (مزید بالتفصیل صدی وارحوالجات کے لیے تحفہ قادیانیت ۱: ۳۰۸-۵۸۰ اورآپ کے مسائل اوران کاحل جدید تخر تج شدہ ۲: ۲۶۸، ۲۶۹ دیکھیں)،اس میں کسی طرح کی تاویل یا شک وشبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے؛ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے؛ کیونکہ یہ قرآن کریم اوراحادیث متواترہ سے ثابت ہے، نیز متعدد علمائے کرام نے اس کی صراحت بھی فرمائی ہے۔ چناں چہ شیخ احمد دردیر مالکیؒ نے قیامت کی طرح قیامت کی پانچ علامات کبری کوبھی

ضروریات دین میں شمار فرمایا ہے، جن میں قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا بھی ہے (دیکھئے شرح الخریدة البهية ص ۱۵۲)۔ نیز مسامرہ میں متواترات دین کو ضروریات دین میں شمار کیا ہے (ص ۱۵۰) اور علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ (اکفار الملحدین) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ (تحفہ قادیانیت ۱: ۳۰۸، ۳۱۱) اور حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صفدر صاحبؒ (توضيح المرام في نزول المسيح عليه السلام ص ۱۹) وغیرہ نے بھی اسکی صراحت فرمائی ہے۔

(۹)......نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے عقیدہ میں باجماع امت نزول سے مراد آسمان سے بحالت حیات نزول فرمانا ہے کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا ہرگز مراد نہیں ہے۔ کیوں کہ اگر چہ صحیح بخاری وغیرہ کی روایات میں نزول کے ساتھ من السماء کے الفاظ نہیں آئے لیکن حدیث صحیح سے من السماء کی قید ثابت ہے (و الأحاديث كلها ليست منحصرة فى الصحيحين ولا في أصول الستة كما هو مقرر عند علماء هذا الشأن، فعدم الذكر فيها "السماء" ليس بمضر إذا ثبت ذكرها في دواوين الإسلام، وقد ذكر شيخ مشايخنا المحدث الإمام مولانا أنور شاه الكشميري في تصنيفه: عقيدة الإسلام ص ۴۹ الطبعة الأولى، وادعى (أي: القادياني الشقي) أن لفظ السماء لم يجئ في حديث نزوله – عليه السلام –، والحال أنه ثابت في كتاب الأسماء والصفات للبيهقي بالإسناد الصحيح ۱: ۳۰۱، وفي كنز العمال ۱: ۲۶۸/۷، و۱: ۲۵۹/۷، كذا أفاده شيخنا المحدث صاحب الفضيلة حبيب الرحمن الأعظمي أحد مشيخه الحديث بالجامعة الإسلامية دار العلوم بديوبند)،

نیز حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے نزول سے متعلق جو احادیث آئی

ہیں اور وہ تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں، ان کے مضامین کی روشنی میں نزول سے مراد آسمان سے بحالت حیات اترنا ہی ہے (کسی عورت کے بطن سے) پیدا ہونا یا کچھ اور ہرگز مراد نہیں ہے (دیکھئے: **التصريح بما تواتر في نزول المسيح مع تعليق الشيخ أبو غدة**ؒ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہا و محدثین عظام اور دیگر تمام علمائے امت؛ بلکہ پوری امت مسلمہ نے نزول سے آسمان سے بحالت حیات اترنا ہی مراد لیا ہے (دیکھئے: تحفہ قادیانیت ۱: ۳۰۸-۵۸۰، عنوان: حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات ونزول کا عقیدہ چودہ صدیوں کے مجددین واکابر امت کی نظر میں) اس لیے اس متواتر و بدیہی عقیدہ کے اجماعی مفہوم میں پیدائش کی تاویل کرنا یا کوئی اور ایسی تاویل کرنا جس سے اس کا اجماعی اور قطعی و یقینی مفہوم یکسر بدل جائے اور ایک دوسرے معنی پیدا ہو جائیں، ایسا ہی ہے، جیسے کوئی یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو مانتا ہوں، مگر قرآن سے مراد وہ کتاب نہیں جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے؛ بلکہ اس سے کچھ اور مراد ہے جسے عام لوگ نہیں سمجھتے، تو یہ شخص باوجودے کہ قرآن کریم کو ماننے کا دعوی کرتا ہے، لیکن ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ قرآن کریم کا منکر ہے، یا کوئی شخص یہ کہے کہ ''میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں، مگر محمد رسول اللہ سے مراد وہ شخصیت نہیں جو مسلمان سمجھتے ہیں؛ بلکہ محمد رسول اللہ سے مراد فلاں شخص ہے جو فلاں بستی میں پیدا ہوا'' تو یہ شخص اگرچہ لفظی طور پر ''محمد رسول اللہ'' کو ماننے کا دعوی کرتا ہے، مگر ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کریم جس شخصیت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے اور تمام مسلمان جس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اس کا منکر ہے۔ پس نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ میں پیدائش یا سواری سے اترنے وغیرہ کی تاویل، تحریف وانکار اور کفر زندقہ ہے

مسوّی شرح مؤطا میں ہے:

إن المخالف للدين الحق إن لم يعترف به ولم يذعن له لا ظاهراً ولاباطناً فهو كافر، وإن اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق، وإن اعترف به ظاهراً لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف مافسره الصحابة والتابعون واجتمعت عليه الأمة فهو الزنديق (۲:۱۳۰ مطبوعہ مجتبائی) اور **رد المحتار** (کتاب الجهاد، باب المرتد ۶:۳۸۴ مطبوعہ: مکتبہ زکریا دیوبند) میں **ابن کمال** کے حوالہ سے ہے: **فإن الزنديق يموه كفره ويروج عقيدته الفاسدة ويخرجها في الصورة الصحيحة، وهذا معنى إبطانه الكفر الخ** (مزید حوالجات تمہید: ۲ میں گذر چکے)۔

(۱۰)...... حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں امت مسلمہ کا متواتر اور اجماعی عقیدہ تین حصوں پر مشتمل ہے؛ ایک یہ کہ حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر اٹھا لیے گئے، دوسرے یہ کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور تیسرے یہ کہ وہ قرب قیامت میں قتل دجال کے لیے آسمان سے نزول فرمائیں گے، اسکے بعد ان کی وفات ہوگی۔ یہ تینوں باتیں لازم وملزوم ہیں؛ کیونکہ جب وہ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تو یقیناً نازل بھی ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم، احادیث نبویہ **علی صاحبها الصلاۃ والسلام** اور اکابرین امت کی تصریحات میں کبھی بمقتضائے مقام ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر کیا گیا اور کبھی ان کے آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوکر زمین کی طرف تشریف آوری کی خبر دی گئی (تحفہ قادیانیت ۱: ۳۱۲)۔اسی طرح احادیث نبویہ- **علی صاحبها الصلاۃ والسلام** -میں دجال اکبر کے نکلنے اور اس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر الگ الگ بھی دی گئی

ہےاور دونوں کی ایک ساتھ بھی اور یہ دونوں خبریں متواتر ہیں اور آپس میں لازم وملزوم بھی؛ کیوں کہ جب یہ طے ہوگیا کہ دجال اکبر کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ذریعہ ہوگا تو نزول عیسیٰ سے پہلے دجال اکبر کا خروج لازم ہوا، یہی وجہ ہے کہ بعض احادیث میں صرف نزول عیسیٰ کو ذکر کیا گیا اور بعض میں صرف دجال اکبر کے خروج کو اور بعض میں دونوں کو(حوالہ بالا ص۳۱۳)۔نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک اہم ترین علامت بھی ہے جیسا کہ سورہ زخرف آیت:۶۱ میں اور متعدد صحیح وصریح روایات میں آیا ہے، نیز علمائے کرام نے قیامت کی پانچ اجماعی علامات میں نزول عیسی علیہ السلام کو بھی ذکر کیا ہے؛اس لیے جس طرح نفس قیامت پر ایمان لانا لازم وضروری ہے،اسی طرح قیامت کی قطعی ویقینی علامات پر بھی ایمان لانا لازم وضروری ہے(تحفہ قادیانیت ا:۳۶۹ بحوالہ:ابن حبان،۴۱۶،۴۱۷ بحوالہ: شیخ ابن عربیؒ ورازیؒ ،۵۵۵،۵۵۶ بحوالہ:سفارینی وغیرہ،۵۵۹،۵۶۰ بحوالہ: شیخ ابن دردیرؒ وغیرہ،عقائدالاسلام ا:۶۳،۶۶،۲:۱۰۱،اور توضیح المرام فی نزول المسیح علیه السلا م ص۱۷،۱۸)

(۱۱)......خروج دجال اورنزول عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کی روایات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ دجال اکبر کا خروج پہلے ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول بعد میں ،اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کی روایت میں صاف طور پر اس کی صراحت بھی آئی ہے(دیکھئے:التصریح بما تواتر في نزول المسیح ،حدیث نمبر: ۳۹،۴۴،ص ۲۱۰، ۲۱۷، ۲۱۸)؛لہٰذا دجال اکبر کے ظہور سے پہلے جولوگ مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی کریں گے،ان کے جھوٹا ہونے کی ایک قطعی دلیل یہ بھی ہے۔

(۱۲)......اوپر ذکر کردہ اصول کی روشنی میں یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ

قرب قیامت میں حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے آسمان سے نزول کا انکار کرنے والا یا اس میں اجماعی ومتواتر مفہوم کے خلاف کسی طرح کی تاویل کرنے والا علمائے امت کے نزدیک بلا شبہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، نیز متعدد علمائے کرام نے اس کی صراحت بھی فرمائی ہے جیسے: علامہ سیوطیؒ، علامہ آلوسیؒ، علامہ کشمیریؒ، علامہ زاہد کوثریؒ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ، فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ سابق صدر مفتی دار العلوم دیوبند اور مولانا سرفراز خاں صفدر صاحبؒ وغیرہ۔

(الحاوی للفتاوی ۲: ۱۶۶۔روح المعانی تفسیر سورہ احزاب، آیت: ۴۰، ۲۲: ۳۴ بحوالہ علمائے کرام۔التصریح بماتواتر في نزول المسیح ص۴۸، اکفار الملحدین ص۱۱۔نظرة عابرة في مزاعم من ینکر نزول عیسی علیه السلام قبل الآخرة ۔ تحفہ قادیانیت حصہ اول فتاوی محمودیہ ۱: ۳۴ مطبوعہ: ادارہ صدیق ڈابھیل اور توضیح المرام في نزول المسیح علیه السلام وغیرہ)۔

(۱۳)......مسیح دجال (دجال اکبر) کا خروج بھی قیامت کی متفق علیہ پانچ علامات کبری میں سے ہے، جنھیں شیخ احمد دردیر مالکیؒ ضروریات دین میں سے شمار کیا ہے (دیکھئے: شرح الخریدة البهیة ص۱۵۲) اور یہ عقیدہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے (عقائد الاسلام حصہ اول، علامات قیامت کا بیان ص ۶۵) پس اس پر بھی بلا تاویل ایمان لانا فرض وضروری ہے اور اس میں کوئی ایسی تاویل کرنا جس سے اس کا اجماعی مفہوم مکمل طور پر بدل کر کوئی نیا مفہوم پیدا ہو جائے یہ اس عقیدے کو صرف لفظی طور پر ماننا ہوگا، حقیقت میں اس عقیدے کا انکار ہی ہوگا (جیسا کہ تمہید ۲ میں گذرا)

(۱۴)......ظہور مہدی کے سلسلہ میں جو احادیث آئی ہیں، وہ معنی کے اعتبار سے متواتر ہیں، یعنی: نفس ظہور مہدی امر متواتر ہے جیسا کہ متعدد کبار علمائے کرام نے اس

کی صراحت فرمائی ہے،اور دیگر متعدد حضرات نے اسے قبول فرمایا ہے جیسے: حافظ ابو الحسن آبریؒ ،علامہ قرطبیؒ، علامہ مزیؒ، حافظ ابن القیمؒ، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، حافظ سخاویؒ، علامہ ابن حجر مکیؒ،علامہ زرقانیؒ، علامہ سیوطیؒ،صاحب: مغانی الوفاء بمعانی الاکتفاء، شیخ محمد برزنجی شافعیؒ،سفارینیؒ،علامہ شوکانیؒ،نواب صدیق خان قنوجیؒ،محمد بن جعفر کتانیؒ،علامہ صدیق غماریؒ،ابوالعلاءادریس بن محمد حسینی عراقیؒ،شیخ جسوس،شیخ حمود بن عبداللہ تویجری،حضرت مجدد الف ثانیؒ،شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ،علامہ زاہد کوثریؒ، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ،حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھیؒ ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ،حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)وغیرہ۔

(مناقب الشافعي. التذكرة للقرطبي ص۱۲۰۵،۱۲۰۶. تهذيب الكمال، ترجمہ محمد بن خالد جندی صنعانی ۱۴۹:۲۵. المنار المنيف، فصل ۵۰،ص۱۴۲. فتح الباري، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى علیہ السلام ۶: ۶۰۳، تهذيب التهذيب، ترجمه محمد بن خالد جندى. فتح المغيث، بحث متواتر ۴۰۹:۳. الصواعق المحرقة ص۲۳۲، ۲۲۳. الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص۴۳ بحوالہ: شرح مواهب. الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص۴۳ بحوالہ: أخبار المهدي. الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص۴۳،۴۴ بحوالہ: مغانى الوفاء بمعانى الاكتفاء. أشراط الساعة للوابل ص۲۶۰ بحوالہ: الإشاعة لأشراط الساعة ص۸۷،۱۱۲۔ لوامع الانوار البهية ۸۴:۲، البحور الزاخرة في علوم الآخرة ص۴۷۰. أشراط الساعة للوابل ص۲۶۱،الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص۴۵، حاشية التصريح بما تواتر في نزول المسيح ص۶۴ بحوالہ: التوضيح في

تواتر ماجاء فی المنتظر والدجال والمسیح .أشراط الساعه للوابل ص ۲۶۲بحوالہ : الإذاعة لما كان وما يكون بين يدی الساعةص۱۱۲۔أشراط الساعه للوابل ص۲۶۲، حاشية التصريح بما تواتر في نزول المسيح ص۶۴بحوالہ:نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص۱۴۷. حاشية التصريح بما تواتر في نزول المسيح ص۶۴بحوالہ:عقيدة أهل الإسلام في نزول المسيح ص۱۱.الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص۴۳ بحوالہ: ابو العلاء اور شيخ جسوس .الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ، آپ کے مسائل اوران کاحل جدید تخریج شدہ :۵۸۲بحوالہ: مکتوبات مجدد الف ثانیؒ ، دفتر دوم ، مکتوب: ۶۷ .فتاوی حقانیه ا:۳۰۳ بحوالہ: اشعة اللمعات . التصريح بما تواتر في نزول المسيح ص۶۵بحوالہ:نظرة عابرة في مزاعم من ينكر نزول عیسیٰ عليه السلام قبل الآخرة ص۴۹.التعليق الصبيح ۶:۱۹۸، عقائد الاسلام ا:۲۶۴:۱۰۱. ترجمان السنة ۴:۳۵۰-۳۵۲ آپ کے مسائل اوران کا حل جدید تخریج شدہ ا:۴،۵۷:۲،۳۵۶،۳۶۴، ۳۶۶ . امداد الفتاوی ۶:۲۴۸، ۲۴۹، تلخيص مؤخرة الظنون اور ''اسلام میں امام مہدیؓ کا تصور'' ص۲۲۷. اور مقدمہ: الأحاد يث الصحيحة فی الخليفة المهدي ص ۷، وغیرہ)

اورحضرت محمد مہدیؓ کی علامات کے سلسلہ میں صحیح احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے،اوراگر بظاہر کہیں کچھ تعارض ہے تو علمائے محققین نے صحیح تطبیق کے ذریعہ اسے دور فرمادیا ہے۔اورعلامہ شوکانیؒ نے فرمایا: مہدی منتظر کے متعلق ہمیں ایسی پچاس احادیث ملی ہیں جوقابل اعتبار ہیں،جن میں بعض صحیح،بعض حسن اور بعض ضعيف منجبر ہیں، اور یہ بلا شک وشبہ متواتر ہیں جب کہ تواتر کا وصف سب کے نزدیک اس سے کم پر بھی صادق آتا ہے،اورصحابہ کرام سے مروی آثار جوحکماً مرفوع ہی ہیں،ان کے علاوہ ہیں

اوران کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے(أشراط الساعة للوابل ص۲۶۱)اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ نے اپنے ایک رسالہ میں ظہور مہدی کی صرف صحیح احادیث جمع فرمائیں تو ان کی تعداد ۳۷/تک پہنچ گئی اوران پر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی استاذ حدیث دار العلوم دیوبند نے ۹/احادیث کا اضافہ فرمایا، جس سے یہ کل ۴۶/صحیح احادیث ہوگئیں(الخليفة المهدي في الأحاديث الصحيحة)۔اور علامہ سفارینیؒ اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ نے ظہور مہدی کو قیامت کی علامات کبری میں شمار فرمایا ہے(لوامع الأنوار البهية ۲:۷۰، عقائد الاسلام ۱:۶۳)۔اور متعدد علمائے کرام نے اس کی بھی صراحت فرمائی ہے کہ یہ مذہب اسلام کا قطعی ویقینی عقیدہ ہے اوراس پر ایمان لانا لازم وضروری ہے(لوامع الأنوار البهية ۲: ۸٤،البحور الزاخرة في علوم الآخرة ۱: ٤۷۰،الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص ۲۷۶-۲۸۲،التعليق الصبيح ٦: ۱۹۸ ،عقائد الاسلام ۶۴،۱۰۱،ترجمان السنة ۴:۳۵۰-۳۵۲،آپکے مسائل اور ان کا حل جدید تخریج شدہ ۲:۲۱۵ بحوالہ:ازالۃ الخفاء فارسی ۱:۶)۔

نیز ظہور مہدی اور نزول عیسی علیہ السلام کی متواتر احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ یہ دونوں شخصیتیں الگ الگ ہیں، دونوں ایک نہیں ہیں جیسا کہ ابوالحسن محمد بن الحسین آبری نے مناقب الشافعی میں اور دیگر حضرات نے اس کی صراحت فرمائی ہے(دیکھئے:الاحتجاج بالاثر على من أنكر المهدي المنتظر ص ۲۷، فتح الباري، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى عليه السلام ٦: ٦٠٣، عقائد الاسلام ۱:۶۸)۔اور سنن ابن ماجہ کی جو روایت نقل کی گئی ہے وہ حد درجہ ضعیف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فرمایا۔

اوراگر یہ حدیث صحیح مان لی جائے جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ کی رائے ہے(البـــداية والـنهـاية، الـفتـن والملاحم ١٩:٦٦، ٦٧) تو چوں کہ اِس کا شکیل بن حنیف کا بیان کردہ مفہوم احادیث صحیحہ متواترہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام وغیرہم کے سمجھے ہوئے اجماعی معنی ومطلب کے خلاف ہے؛ اس لیے محمد شکیل بن حنیف کا گھڑا ہوا مفہوم ہرگز درست نہیں ہوسکتا؛ بلکہ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس وقت کامل درجہ کے ہدایت یافتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے؛ کیوں کہ وہ نبی ورسول بھی ہیں جب کہ حضرت مہدیؓ نبی یا رسول نہ ہوں گے۔ اور نبی کی ہدایت، عصمت اور دیگر متعدد خصوصیات پر مشتمل ہوتی ہے(تهـذيـب الـكـمـال، ترجمه محمد بن خالد جندی صنعانی ٢٥: ٤٩، البـحـور الـزاخـرة في علوم الآخرة ١:٤٦٩، ٤٧٠، لـوامع الأنوار البهية ٢: ٨٤، التـذكـرة للقرطبي ص ١٢٠٥، ١٢٠٦، الاحـتـجـاج بـالاثر على من أنكر الـمهـدي المنتظر ص ٢٩٧، أشـراط السـاعة للوابل ص ٢٧١، ٢٧٣، عـقـائد الاسلام ١:٦٨، ٦٩، امـداد الفتاوی ٦: ٢٥٢، اسلام میں امام مہدیؓ کا تصور ص ٢٣٨، ٢٣٩ وغیرہ)۔ پس نفس ظہور مہدی بھی امر متواتر ہے اور حضرت مہدی (منتظر) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الگ الگ شخصیت ہونا بھی امر متواتر ہے۔

اب تمہیدی امور کے بعد ان کی روشنی میں سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں:

(۱-۳): شکیل بن حنیف کے متعلق سوال اور متعلقہ کاغذات میں جو تفصیلات ذکر کی گئیں، نیز ذاتی طور پر مجھے جو معلومات وتحقیقات حاصل ہوئیں، ان کی روشنی میں یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ شکیل بن حنیف اپنے متعلق امام مہدی اور مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویدار ہے اور اس کے متبعین وپیروکار اس کے اس دعوی کو تسلیم کرتے ہوئے اسے امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم مانتے ہیں اور جب قرآن وحدیث کی روشنی

میں ان لوگوں پر اعتراضات کیے جاتے ہیں تو یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول وغیرہ کے متعلق جو نصوص قطعیہ ہیں، ان کی ایسی من گھڑت تشریح کرتے ہیں جن سے ان نصوص کا اجماعی، قطعی ویقینی مفہوم مکمل طور پر بدل جاتا ہے اور ایک دوسرے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جو تمام علمائے اسلام کے نزدیک بلا شبہ ان نصوص قطعیہ کا انکار وکفر ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو تو مانتا ہوں لیکن اس سے مراد وہ قرآن نہیں ہے جو مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے بلکہ اس سے مراد کچھ اور ہے جو عام لوگ نہیں سمجھتے، تو یہ شخص باوجودے کہ قرآن کریم کو ماننے کا دعوی کرتا ہے لیکن ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ قرآن کریم کا منکر ہے۔ یا کوئی شخص یہ کہے کہ ''میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں مگر محمد رسول اللہ سے مراد وہ شخصیت نہیں جو مسلمان سمجھتے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ سے مراد فلاں شخص ہے جو فلاں بستی میں پیدا ہوا'' تو یہ شخص اگرچہ لفظی طور پر ''محمد رسول اللہ'' کو ماننے کا دعوی کرتا ہے، مگر ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن کریم جس شخصیت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے اور تمام مسلمان جس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اس کا منکر ہے (دیکھئے تمہید: ۲،۹)، نیز اس کے دعوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بحالت حیات آسمان پر اٹھائے جانے، اس وقت سے لے کر اب تک بلکہ نزول تک آسمان پر موجود ہونے اور قرب قیامت میں ان کے آسمان سے نزول فرمانے ان تینوں کا انکار اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی، حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور ماں کے پیٹ سے اسی دنیا میں دوبارہ پیدائش اور کسی باپ کی طرف نسبت اور مستقل نسب وخاندان وغیرہ کا نظریہ بھی پایا جاتا ہے جو قرآن وحدیث کی روشنی میں بلا شبہ غلط در غلط اور باطل وبے بنیاد اور کفر زندقہ ہے (دیکھئے تمہید: ۱،۲،۶،۸،۹،۱۰)

نیز جب اس نے خود کو مسیح موعود عیسیٰ بن مریم کہا تو اس نے نبوت کا دعوی کیا؛ کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے دنیا میں تشریف لائیں گے تو صفت نبوت کے ساتھ ہی تشریف لائیں گے؛ کیوں کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اپنی نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتے، البتہ نزول کے بعد انجیل اور اپنی شریعت پر عامل نہ ہوں گے بلکہ شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے اور اسی کے موافق لوگوں کی رہنمائی اور ان کے درمیان فیصلے فرمائیں گے (عقائد الاسلام ۱:۶۸)

اسی طرح شکیل بن حنیف کا اپنے آپ کو امام مہدی کہنا اور ظہور مہدی کی روایات اپنے اوپر منطبق کرنا بھی قطعاً غلط و باطل و بے بنیاد ہے۔ کیوں کہ اس میں دور دور تک حضرت محمد مہدیؓ کی علامات نہیں پائی جاتیں (جیسا کہ ظہور مہدیؓ کی روایات کی روشنی میں شکیل بن حنیف کے ماضی اور حال کا مطالعہ کرنے سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے) اور اس کا حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک شخصیت قرار دینا بھی اہل حق کے نزدیک درست نہیں۔

الحاصل شکیل بن حنیف جو اپنے کو امام مہدی اور مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہے، وہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے آسمان سے نزول وغیرہ کا انکار کرنے اور خود کو مسیح موعود قرار دینے کی وجہ سے بلا شبہ کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور جو لوگ اس کذاب ومفتری کو سچا مان کر اسے امام مہدی اور مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہیں یا مزید اس عقیدہ پر اس کے ہاتھ پر بیعت ہوتے ہیں، وہ بھی بلا شبہ کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے اس کذاب ومفتری کو امام مہدی اور مسیح موعود عیسیٰ علیہ السلام مان کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول وغیرہ کا انکار کر کے کفر وارتداد اختیار کیا۔

اور ایسے لوگوں کو ہرگز مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اور عام مسلمانوں پر اپنے دین وایمان کی حفاظت کے لیے ان سے معاملات اور معاشرت وغیرہ ہر چیز میں دوری وکنارہ کشی واجب وضروری ہے، البتہ ماہر قرآن وحدیث وباصلاحیت علمائے کرام کے لیے شکیلیوں کو کفر وارتداد سے نکالنے اور ان کی اصلاح کے لیے ان سے گفت وشنید اور بحث ومباحثہ وغیرہ کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ہر ممکن طریقہ سے اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے بھرپور جدوجہد اور کوشش کرنی چاہئے۔

فقط واللہ تعالیٰ أعلم۔

۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۲ رجنوری ۲۰۱۶ء شنبہ

أجاد من أجاب

الجواب صحیح والمجیب مصیب

الجواب صحیح

مفتی دار العلوم دیوبند

خادم دار العلوم دیوبند

خادم التدریس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح

الجواب حق والحق احق ان یتبع

محمد شکیل بن حنیف کا فتنہ ایک ارتدادی فتنہ ہے، اس سلسلے میں دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا یہ فتویٰ نہایت درست ہے۔

خالد سیف اللہ رحمانی
(جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا)
۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

دستخط حضرات مفتیان کرام

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ ۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۲ جنوری ۲۰۱۶ء شنبہ

اجاد من اجاب: حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ، مفتی دار العلوم دیوبند

باسمہ سبحانہ تعالیٰ . الجواب حق و الحق احق أن یتبع :

حررہ العبد محمود حسن غفرلہ بلند شہری (مفتی دار العلوم دیوبند) ۲۲/۳/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح: فخر الاسلام (نائب مفتی دار العلوم دیوبند)

الجواب صحیح: وقار علی غفرلہ (نائب مفتی دار العلوم دیوبند)

دستخط حضرات اساتذہ کرام

الجواب صحیح: ابوالقاسم نعمانی غفرلہ (مہتمم دار العلوم دیوبند) ۲۲/۳/۳۷ھ

الجواب صحیح و المجیب مصیب ، اللھم جنبنا الفتن ما ظھر منھا و ما بطن :

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالنپوری، خادم دار العلوم دیوبند۔ ۲۱ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ

ریاست علی غفرلہ: خادم تدریس دار العلوم دیوبند۔ ۲۳/۳/۱۴۳۷ھ

جواب درست ہے: حبیب الرحمٰن، خادم التدریس دار العلوم دیوبند ۲۳/۳/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح: محمد عثمان منصور پوری (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند)

یکم ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

تائیدی دستخط

محمد شکیل بن حنیف کا فتنہ ایک ارتدادی فتنہ ہے، اس سلسلے میں دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا یہ فتویٰ نہایت درست ہے۔

خالد سیف اللہ رحمانی (جنرل سکریٹری فقہ اکیڈمی انڈیا)

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ

خلاصۂ کلام

شکیل بن حنیف کی تحریک ایک فتنہ ہے مذہب نہیں

گذشتہ اوراق کے مطالعہ سے یہ بات بنیادی طور ذہن نشین ہوچکی ہوگی کہ قادیانیت اور بہائیت کی طرح شکیل بن حنیف کی تحریک بھی کوئی مذہب نہیں کہ جس میں اخروی نجات وفلاح تلاش کی جائے بلکہ خالص فتنہ ہے جس سے دُور رہنے میں اُخروی نجات وفلاح ہے۔قادیانیت کی طرح شکیل کے فکری اور عملی اجزائے ترکیبیہ کو دیکھتے ہوئے لفظ ''مذہب'' سے اس کی تعبیر وتشریح بھی درست نہیں بلکہ لفظ مذہب کے'' اصطلاحی تقدس و پاکیزگی'' کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اس لئے بجائے ''شکیل کا مذہب'' کے شکیل کی تحریک یا شکیل کا فتنہ وغیرہ کہا جائے تاکہ اس کی صحیح ترجمانی ہوسکے اور عوام وخواص بھی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

اسی طرح کوشش کی جائے کہ اس کے پیروکاروں پر بھی کوئی اسلامی اصطلاح استعمال نہ کی جائے۔قادیانیوں کی طرح شکیل کے پیروکاروں کی بھی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی شکل و شباہت میں مسلمانوں کے درمیان زندگی گذاریں تاکہ اُن کے اور مسلمانوں کے درمیان کسی کو کوئی فرق ہی محسوس نہ ہو۔مسلمانوں کو چاہیے کہ یہ فرق اچھی طرح واضح کریں اور کھل کر واضح کریں؛ اس میں خواہ مخواہ کی مصالحت، مصلحت کا نام لے کر مداہنت کے مرتکب نہ ہوں۔شکیل کے پیروکاروں کا حال یہ ہے کہ وہ علماء کی گفتگو سننا بھی پسند نہیں کرتے تو اب اُن سے کیا اصلاح کی توقع کی جائے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مسلمان اُن سے ایسا ہی معاملہ کریں جیسا کہ اسلام سے منحرف

دیگر فتنوں اور فتنہ پروروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔اس طریقۂ کار سے انشاء اللہ اُن پر بھی حق واضح ہونے کے امکانات روشن ہوں گے اور ایک عام مسلمان اُن کے فریب میں نہیں آئے گا، جو لوگ انھیں مسلمان سمجھ کر اُن سے قریب ہوتے ہیں وہ بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ جیسے کہ کوئی مسلمان کبھی مندر میں نماز ادا کرنے کا تصور بھی نہیں کرتا، چرچ میں عبادت کرنے نہیں جاتا، قادیانیوں کے مرزاڑے میں کبھی نماز پڑھنے نہیں جاتا، کیوں کہ اسے معاشرے میں معلوم ہو چکا ہے کہ یہ غیر مسلم ہیں، اسلامی عبادات کی ادائیگی ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔اسی طرح شکیل کے پیروکاروں کے ساتھ اگر معاملہ کیا گیا تو یہ فتنہ انشاء اللہ خود بخود ختم ہو جائے گا اور اسے قبول عام نہیں ہوگا۔ بصورت دیگر سخت خطرہ ہے کہ قادیانیوں کی طرح آہستہ آہستہ مسلمانوں کے درمیان یہ فتنہ بھی جگہ بنالے اور مسلمانوں کے لیے آزمائش کا سبب بن جائے۔

اسلامی اصطلاحات کی جگہ اُن پر وہی زبان استعمال کی جائے جو قادیانیوں کے لیے ہوتی ہے یا عیسائیوں اور اور غیر مسلموں کے لیے ہوتی ہے۔مثلاً ایک شخص کے بارے یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ شکیل کا پیروکار ہے تو یہ نہ کہا جائے کہ وہ فلاں جگہ نماز پڑھتا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ فلاں جگہ نماز کی شکل میں پوجا پاٹ کرتا ہے۔ان کے پڑھے لکھے لوگوں کو شکیلی پنڈت، شکیلی پوپ، پادری وغیرہ کا لفظ استعمال کیا جائے۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شکیل سے بیعت ہوا ہے بلکہ اس کی جگہ کہا جائے فلاں شخص شکیل کے ہاتھ پر مرتد ہوا ہے۔ شکیل کا فتنہ ارتدادی فتنہ ہے شکیل کے پوپ و پنڈت مسلمانوں میں گمراہی پھیلا رہے ہیں، حکومت کا رویہ بھی اسلام دشمنوں کے آلۂ کار ہونے کی وجہ سے ان کے لیے نرم ہے۔اس طرح کے اصطلاحات کے لیے کتاب ''فتنۂ قادیانیت اور اسلامی اصطلاحات'' کا مطالعہ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

شکیل بن حنیف اور قادیانیت میں فرق

اس رسالہ میں بطور نمونہ مندرج مسائل سے یہ حقیقت بھی جگ ظاہر ہے کہ شکیل کی تحریک اور قادیانیت میں ہمہ جہت مماثلت ہے شکیل کا آئیڈیل مرزا غلام احمد قادیانی ہے فرق صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی اسلام دشمن طاقتوں کا قدیم آلۂ کار رہے اور شکیل جدید اور لیٹیسٹ آلۂ کار ہے۔ دونوں کا بنیادی ہدف مذہب کے نام پر انسانیت کو بھٹکانا اور ہندستانی باشندوں کو یہود و نصاریٰ کا غلام بنانا ہے۔ دونوں کا اگر ایک دن کے لیے بھی اسرائیل و برطانیہ سے ربط ٹوٹ جائے تو یہ سارے مکروہ پودے مرجھا کر اپنی موت مرجائیں۔ حکمرانوں میں ان کی جو پذیرائی ہے وہ بھی خود بخود بند ہوجائے گی۔

فتنۂ شکیل بن حنیف کے سد باب کے طور طریق

اس کی تردید وتعاقب کے لئے راقم سطور نے جو طریقۂ کار مفید سمجھا ہے وہ وہی ہے جو قادیانیت کے لئے ہے۔ یعنی بجائے مذہبی مباحثوں میں الجھنے الجھانے کے اُن کی ہی تحریروں کی روشنی میں وہ پہلو زیر بحث لائے جائیں جن سے شکیل اور اس کی تحریک کی فطری اور بنیادی کمزوریاں عوام وخواص پر از خود واضح ہوجائیں اور یہ حقیقت کھل جائے کہ شکیل کی تحریک ایک ایسا فتنہ ہے کہ جس میں نجات و فلاح تلاش کرنے کی بجائے اس سے دوری بنائے رکھنا نجات وفلاح کے لئے ضروری ہے۔

اس موقع سے جو لوگ شکیل کے رد کے میں میدان میں کام کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں انھیں بہت کچھ سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا۔ یاد رہے کہ شکیل اور اسکے متبعین سے گفتگو کے وقت احادیث وقرآن کو موضوع بحث بنانے سے ان کو تقویت ملے گی۔ اگر شکیل کی زندگی کو موضوع بحث بنایا جائے؛ اس کے دعاوی کا تقابل

قرآن وحدیث سے نہیں بلکہ اس کی زندگی کے حالات و واقعات سے کیا جائے، اس کے ہفوات وتضادات کا جائزہ خود اسی کے اقوال اور تحریروں کی روشنی میں لیا جائے تو انشاءاللہ بہت جلد اس فتنے پر قابو پایا جاسکے گا ۔جن لوگوں کو اس کی زندگی کا مطالعہ نہ ہوانھیں ہرگز اس میدان میں آنے کی ضرورت نہیں ورنہ خواہ مخواہ ایسے لوگ قرآن و حدیث اور مذہب اسلام کو میدانِ کارزار بنا کر عام مسلمانوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا کریں گے کہ شاید شکیل کی تحریک بھی کوئی مذہب ہے۔

صحیح اور اصولی نہج پر تیاری نہ ہونے کے سبب بوقت گفتگو بہت سے لوگ، جوابات کا جو انداز اپناتے ہیں اس سے ایک عام مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ چونکہ دونوں جانب سے قرآن وحدیث سے استدلال کیا جارہا ہے لہٰذا شکیل کے پیش کردہ مسائل بھی قابل توجہ ہیں، فرق صرف یہ ہے، علماء کچھ کہتے ہیں اور شکیل کچھ اور کہتا ہے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ معاملہ ایسا نہیں بلکہ دونوں میں اسلام اور کفر کا فرق ہے آپ خود غور کریں کہ شکیل کی طرف سے اسکی تحریروں میں قرآن وحدیث سے جو استدلالات پائے جاتے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں کہ اُن کا کوئی ربط اس کی تحریک سے ہے بلکہ وہ اس وجہ سے پائے جاتے ہیں تاکہ دین سے ناواقف لیکن مذہب پسند کالج کے تعلیم یافتہ لوگوں کو اس طرح اسلام کے نام سے وہ اپنا گرویدہ بنا سکے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اسکے خیالات ونظریات؛ بابیت ، بہائیت اور قادیانیت کا چربہ ہیں جن کا مذہب اسلام سے کبھی نہ کوئی ربط رہا ہے اور نہ ہے اور نہ آئندہ رہے گا؛ ہاں! قادیانیوں کی طرح اپنی خودساختہ تحریک پر شکیل بن حنیف نے بھی اسلام کا لیبل لگا رکھا ہے جو خطرناک بات ہے۔ ہمیں اس کی اسی ذہنیت کو ایسے لب ولہجہ میں بیان کرنا ہوگا کہ جس سے قرآن وحدیث کا بیجا استعمال جو اس نے کیا ہے اسکا فریب عوام پر واضح ہوجائے۔

مثلاً: اگر شکیل بن حنیف کے فتنے کی حقیقت بیان کرنی ہے تو خود شکیل کی زندگی یا اس کے ماننے والوں کی زندگی کو اس طرح موضوع بحث بنایا جائے کہ اس درمیان قرآن وحدیث کے ذکر کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اور اگر ضرورت ہو تو پوری وضاحت کے ساتھ ذکر کیا جائے کہ اسلامی تعلیمات و ہدایات الگ محسوس ہوں اور شکیل کا فتنہ الگ محسوس ہو۔ کیوں کہ تجربہ میں یہ آیا ہے کہ شکیل کے ماننے والے تو پہلے سے یہی چاہتے ہیں کہ نام آئے شکیل کا اور موضوع بحث بنائے جائیں قرآن واحادیث؛ تاکہ شکیل کی حقیقت تو واضح نہ ہو ہاں قرآن وحدیث کے نام پر بولنے کا موقع مل جائے کہ اس آیت کا یہ نہیں یہ مطلب ہے اس حدیث کا یہ نہیں یہ مطلب ہے۔ لہٰذا اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ان کو اس تلبیس کا موقع نہ دیا جائے۔

اسی طرح اگر قرآن وحدیث میں مندرج عقائد ومسائل کو نماز جمعہ سے پہلے یا بعد میں یا اور کسی موقع سے بیان کرنا ہی ہے تو اسکا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ آپ خالص اسلامی تعلیمات کو بیان کر رہے ہیں۔ اب اسکے مقابل جو بھی آئے خواہ قدیم ہو یا جدید یا نیا کوئی اور فتنہ پیدا ہو جائے وہ سب باطل ٹھہریں گے۔ بیان کے دوران فتنوں کا نام مثالوں میں لیا تو جائے لیکن تقابلی انداز میں نہیں۔ تقابل جہاں ہوگا وہیں فتنہ پروروں کو بولنے اور اپنی بات بڑھانے کا موقع ملے گا۔ ہاں! ہمیں اس سے انکار نہیں کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ تقابل کرنا مفید ہوتا ہے یا مخاطب کی رعایت میں تقابل کرنا ضروری ہوتا ہے تو ایسے مواقع کی بات الگ ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ بہت سی کتابیں تقابلی انداز میں ہی لکھی گئی ہیں وہ اسی قسم کے مواقع کے لیے تصنیف کی گئی ہیں لیکن ایسے موقع کے لیے نہیں جہاں فتنہ پروروں کو تلبیس کا موقع ملے۔ اس لیے موقع ومحل اور مخاطب کا بہر صورت لحاظ رہے۔

فتنوں کے اس دور میں بھی مساجد و مدارس دین کا قلعہ ہیں آج بھی معاشرے میں مساجد کو بہت کچھ اہمیت حاصل ہے۔جن علاقوں میں خواہ یہ فتنہ ہو یا اور کوئی فتنہ پھیل رہا ہو ان علاقوں کی مساجد کے ائمہ حضرات کو چاہیے کہ کم از کم دو جمعہ، ان موضوعات پر بیان کے لیے خاص کریں،اس میں خواہ وہ خود بیان کریں یا دیگر علماء سے بیان کرائیں۔لیکن بہرصورت تسلسل باقی رکھا جائے جس میں اسلامی روایات وعقائد کو کسی بھی حدیث کی کتاب ''باب الفتن'' سے سنایا جائے اور اس کی تفصیلات سے عوام کو باخبر کیا جائے۔نیز اس موضوع کی دیگر مستند کتابوں اور پمفلٹ وغیرہ سے روشناس کرایا جائے تا کہ پڑھے لکھے لوگوں کو دلچسپی ہو تو کتابیں حاصل کر کے بچشم خود مطالعہ کریں۔اور جن علاقوں میں یہ فتنہ نہیں ہے اُن کو چاہیئے کہ پھر بھی کم از کم ایک جمعہ اس موضوع پر بیان کے لیے خاص کریں جس میں پورے سال اسلامی عقائد پر ہی روشنی ڈالی جائے اور جو عقائد ضروریات دین میں سے ہیں ان کو اس طرح واضح انداز میں بیان کیا جائے کہ اس کے خلاف عقائد کے غیر اسلامی ہونے پر ایک عام مسلمان بھی خود ہی فیصلہ کر لے۔

قابل توجہ گذارش

یہ بات ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ اس فتنے کا رخ زیادہ تر اُن لوگوں کی طرف ہے جو دینی عقائد کو گیرائی و گہرائی سے نہیں جانتے،دین کے بنیادی عقائد سے ناواقف ہیں اسی لیے کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اس سے زیادہ متأثر دکھائی دیتے ہیں۔مختلف مقامات سے جو اطلاعات مل رہی ہیں وہ کالجوں اور اسکولوں کے مسلم طلباء کے متأثر ہونے کے بارے میں ہیں۔ہر فتنہ پرور انہی کو اپنا پہلا تختۂ مشق بناتا ہے۔

لہٰذا جن کی اولادیں کالجوں میں زیرِ تعلیم ہیں ان کو فکرمند ہونے کی سخت ضرورت ہے ۔ان کو چاہئے کہ وہ اپنے اولاد کی دنیاوی تعلیم و ترقی کے لیے جہاں کوشاں ہیں وہیں ان کو اسلامی عقائد و دینیات پڑھانے کی بھی فکر کریں اور اس سلسلے میں علمائے کرام سے مشورہ کریں۔اسی طرح متولیان مساجد کو چاہئے کہ وہ اپنی مساجد سے عقائد کے موضوع پر لٹریچر کی تقسیم کو اپنے معمولات میں شامل کریں ۔انشاءاللہ یہ سلسلہ بہت مفید ہوگا۔اس سلسلے کے مفید کتابچے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند یا جہاں اس کی شاخیں قائم ہیں وہاں دستیاب ہیں۔

تمت بالخیر بعون اللہ تعالیٰ

ردقادیانیت پر مستند اور معیاری کتابیں

ردقادیانیت کے زریں اصول (اردو) حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ	گالیاں کون دیتا ہے، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
ردقادیانیت کے زریں اصول (ہندی) ترجمہ مولانا شاہ عالم گورکھپوری	مرزائی اور تعمیر مسجد //
ثبوت حاضر ہیں، جناب پروفیسر محمد خالد متین صاحب	قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق //
اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ، مفتی عبدالغنی پٹیالوی رحمۃ اللہ علیہ	قادیانی مسائل (اردو) //
نزول عیسی اور ظہور مہدی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ	قادیانی مسائل (ہندی) //
ختم نبوت خورد //	قادیانیوں کو دعوت اسلام، //
دعاوی مرزا //	قادیانی اقرار //
اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف //	آخری اتمام حجت، //
ختم نبوت کامل، مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ	قادیانی مردہ، //
مسیح موعود کی پہچان، مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ	قادیانی ذبیحہ //
تحقیق الکفر والایمان، مولانا مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ	کلمہ طیبہ کی توہین (اردو، ہندی) //
فلسفہ ختم نبوت، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ	مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی وسوسے، مفتی سعید احمد پالنپوری
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ، مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	امام مہدی کا ظہور، مفتی محمد سلمان منصورپوری و مولانا شاہ عالم گورکھپوری
مرزا قادیانی کا مختصر تعارف، مولانا محمد منظور چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ	کفریہ عقائد، مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری
تناقضات مرزا، علامہ نور محمد ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ	فتاوی فیصلے (اردو) مولانا معزالدین گونڈوی
ختم نبوت اور بزرگانِ امت، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ	قادیانی مغالطے، مفتی سید محمد سلمان منصورپوری
ذرا غور کریں (اضافہ شدہ) مولانا محمد اسماعیل کٹکی رحمۃ اللہ علیہ	قادیانی مسلمان کیوں نہیں؟ مولانا معزالدین گونڈوی
بابیت اور بہائیت ایک تعارف (اردو) مولانا شاہ عالم گورکھپوری	بابیت و بہائیت ایک تعارف (ہندی) ترجمہ: محمد احمد گورکھپوری
علماء اسلام اور سرکاری عدالتوں کے فیصلے (اردو، ہندی) //	مرزا کا دیانی کو مسیح و مہدی ماننا کفر ہے، مولانا اشتیاق احمد مہراج گنجی
مرزائیت اور عدالتی فیصلے (اردو، ہندی) //	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر قادیانی بہتان کا جواب //
قادیانیوں کی سیاسی وسماجی پوزیشن (اردو، ہندی) //	قادیانیوں کو اسلامی شعائر اپنانے کا کوئی حق نہیں //

مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند......مکتبہ دارالعلوم دیوبند

فتنوں کے خلاف منصوبہ بندی

اسلام کے چالاک دشمن ہمیشہ اسلامی برادری کا فرد بن کر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں جو کھلے دشمنوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔شریعت کا اصول ومزاج یہ معلوم ہوتا ہے کہ فتنوں کے ساتھ آگ کی چنگاری جیسا معاملہ کیا جائے کہ پورے معاشرے کو خاکستر کردینے میں معمولی سی چنگاری بھی اپنے اندروہی قوت رکھتی ہے جو بڑی سے بڑی آگ میں ہے، جب شرعی مزاج یہ ہے تو فتنوں کو چھوٹے بڑے سے موازنہ کرنا یا ان کے خلاف کوئی منصوبہ بندی نہ کرنا دانشمندی کے بھی خلاف ہے۔احادیث شریفہ میں بارہا فتنوں سے خدا کی پناہ مانگنے کی تاکید کرکے امت کو یہی پیغام دیا گیا ہے کہ فتنوں کے خلاف سینہ سپر رہیں۔اب جب کہ مدعی مہدویت ومسیحیت شکیل بن حنیف کا فتنہ ہونا اور اس کی فتنہ پردازی واضح ہوگئی تو اس کے تعاقب وتردید میں لیت ولعل کرنے کی یا خاموش بیٹھنے کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

All India Majlis Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat
Darul Uloom Deoband
info@darululoom-deoband.com